إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (القرآن)

ترجمہ: بے شک منافقین جہنم کے سب سے گہرے گڑھے میں ہیں۔

اقرار سے انکار تک

مرتبہ

قاضی غلام رسول غازی سیالوی

اہل السنہ پبلیکیشنز دینہ ضلع جہلم

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾

بیشک منافق آگ کے گہرے گڑھے میں ہیں (النساء:۱۴۵)

اقرار سے انکار تک

منافقت ہی منافقت

الف دین کے قلم سے ب دین کے نام

مؤلف

حضرت الحاج مولانا قاضی غلام رسول سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

محمدی شریف ضلع جھنگ

اہل السنۃ پبلی کیشنز گلی شاندار بیکرز منگلا روڈ دینہ

0321-7641096,0333-5833360

نام کتاب ------ **اقرار سے انکار تک**

مصنف ------ غازی غلام رسول سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

تزئین واہتمام ------ محمد ناصر الہاشمی

کمپوزنگ ------ محمد ناصر الہاشمی

تعداد ------ گیارہ سو

اشاعت بار سوم ------ اکتوبر 2008

ناشر ------ **اھل السنہ پبلی کیشنز دینہ**

قیمت ------ 60روپے

ملنے کے پتے

اھل السنہ پبلی کیشنز گلی شاندار بیکرز منگلا روڈ دینہ جہلم

فون نمبر: 0321-7641096 ، 0333-5833360

جامع مسجد فاروقیہ، محلہ عثمان آباد چنیوٹ ضلع جھنگ

ڈاکٹر ریاض احمد جاوید سیالوی، جنید کلینک، گلی اصلاح ہائی سکول چنیوٹ

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرک اے فیصل آباد 041-2626046

احمد بک کارپوریشن راولپنڈی 051-5558320

تعارف

حضور غازی ملت غازی غلام رسول سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

خدمت دین، اصلاح امت، دعوت الی اللہ وعظ وتذکیر اور تزکیہ باطن کی عظیم ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد اللہ تعالیٰ ہر دور میں افراد ورجال کو منتخب فرماتا رہا ہے انبیاء کرام کے یہ ورثاء اور نائبین دنیا ومافیہا سے بے نیاز ہوکر اس کے دین کی سربلندی کے لئے ہر باطل کے آگے سینہ سپر رہے۔ اس طرح دین متین کا یہ ٹھنڈا میٹھا شفاف پانی بغیر کسی مکدر اور میلے پن کے آج ہمارے پاس موجود ہے۔

انہی عظیم افراد میں سے ایک نام غازئ ملت مولانا غازی غلام رسول سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے آپ کی ولادت ضلع جھنگ کے مشہور قصبہ محمدی شریف میں 1945ء میں ہوئی والد گرامی الحاج الحافظ قاضی غلام محمد ضیائی سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار علاقہ کے صوفیاء میں ہوتا تھا ان کی ساری زندگی تدریس قرآن مجید کی نذر ہوئی اور ڈیڑھ ہزار کے قریب لوگوں نے آپ سے قرآن مجید حفظ کیا۔

غازئ ملت نے نیک سیرت والدین کے زیر سایہ ابتدائی تعلیم وتربیت کے مراحل طے کیے ناظرہ قرآن مجید کی تکمیل کے بعد گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول سے 1962ء میں میٹرک کا امتحان اعلی نمبروں میں پاس کیا۔ اسلامیہ ڈگری کالج چنیوٹ سے 1966ء میں بی۔اے، 1967,68ء میں بی۔ایڈ اور پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے اسلامیات کا امتحان پاس کیا۔ بی۔اے، بی۔ایڈ کے بعد محکمہ تعلیم میں درس وتدریس کا فریضہ اختیار کیا۔

ذہنی وطبعی رجحانات: آپ کے والد گرامی نے اپنے پیرومرشد سے دعا کروائی تھی کہ یا اللہ

مجھے ایک ایسا بچہ عطا فرما جو کہ بڑا ہو کر تیرے دین متین کی خدمت کرنے والا ہو مرشد کی دعاؤں کا
یہ اثر تھا کہ اہل سنت والجماعت کو غازی ملت جیسے سپوت میسر آئے آپ بچپن ہی سے برے
کاموں سے نفرت اور اچھے کاموں میں دلچسپی لیتے تھے اسی لئے آپ آخری وقت تک اپنے
طالب علموں کی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ خصوصی طور پر روحانی تربیت کا اہتمام بھی کرتے تھے
کیونکہ آپ کے اساتذہ کرام علماء، مشائخ عظام کی خصوصی نگاہ فیض ومحبت کا اثر تھا لیکن حضور
غازی ملت پر حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمہ اللہ تعالی حضرت خواجہ محمد حمید الدین سیالوی
مفکر اسلام مفسر قرآن حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ تعالی شیخ الحدیث امام
المناظرین حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی استاذ العلماء حضرت علامہ عبدالرشید رضوی
صاحب جھنگوی حضرت علامہ سرفراز احمد شجاعت رضوی قلندری رحمہ اللہ تعالی اور دیگر ہزاروں
علماء واولیاء کرام کی خصوصی نگاہ فیض ومحبت کا اثر تھا کہ آپ نے جہاں کہیں بھی خطاب فرمایا جس
محفل و بزم میں گئے خواہ وہ حلقہ سیاست ہو یا کہ صوفیائے کرام کی ذکر وفکر کی محفل ہر جگہ اپنے
اعجاز نطق کے سکے جمائے قرآن وحدیث کے حوالوں کے بغیر کوئی تقریر نہ کی صوفیائے کرام کے
کلام بزرگان دین کی حکایات واقوال اور عقلی ونقلی دلائل وبراہین کی روشنی میں ایسی مدلل گفتگو
فرماتے کہ مخالف وموافق سب آپ کی عظمت وصداقت کے معترف ہوئے۔

روحانی فیض: آپ نے شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالی
علیہ سجادہ نشین سیال شریف سے سلسلہ چشتیہ نظامیہ سیالویہ میں بیعت کی اور حضرت کی بے پایاں
نوازشات اور توجہات سے اپنی روحانی تکمیل کا سامان کیا آپ کو اپنے گرامی منزلت مرشد سے
جتنی عقیدت تھی اس کے مظاہر سے آپ کے ملنے والے بخوبی واقف ہیں اس میں کوئی شک نہیں
کہ دینی علمی اور روحانی زندگی میں آپ کے شیخ طریقت کی بے پایاں شفقت اور عنایت اور

خصوصی توجہات کا بڑا دخل ہے بچپن سے آپ کے والد گرامی نے آپ کی تربیت ہی اس نہج پر کی
تھی کہ بارگاہ رسالت مآب اور سرکار غوثیت مآب سے آپ کا قلبی تعلق اور روحانی نسبت مضبوط
سے مضبوط تر ہوتی جائے آپ کو اپنے آستانہ شریف سے اتنی محبت تھی کہ ساری زندگی در سیال پر
کبھی آپ نے جوتا استعمال نہ کیا اکثر اوقات آپ سے کہا جاتا کہ حضور اتنی گرمی ہے اور آپ کے
پاؤں شوگر کی وجہ سے زخمی ہیں تو آپ ایک ہی جواب دیتے کہ

نگاہ مرشد کامل سے عشق مصطفے حاصل — خدا کا قرب دیتی ہے محبت پیر خانے کی

سفر حجاز: آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں نے زندگی بھر دین کے ساتھ کوئی بے وفائی نہیں کی
جس کا اللہ تعالی نے مجھے یہ صلہ دیا ہے کہ بے سروسامانی کے عالم میں زندگی میں سات مرتبہ حرمین
شریفین اور گنبد خضری کی زیارت نصیب فرمائی ہے پہلی مرتبہ 1982ء میں اور آخر میں
1997ء میں حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی۔

عشق رسول ﷺ: آپ کے بال بال میں عشق رسول مقبول ﷺ اور محبت اہل بیت
موجزن تھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عظمت پر دل وجان سے نثار ہوتے تھے اور ساری زندگی
یہی درس دیتے رہے جس نے بھی عشق حبیب ﷺ کا نعرہ لگایا اسی کا ساتھ دیا اور ساری زندگی ہی
آپ کا مشن رہا کہ

نبی کا جو غلام ہے ہمارا وہ امام ہے

کئی دفعہ آپ کو ملکی اور غیر ملکی بدمذہبوں نے خریدنے کی کوشش کی لیکن آپ نے آقائے
دوجہاں ﷺ کے اس فرمان کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھا کہ اگر تم سورج میرے دائیں ہاتھ پر اور چاند
میرے بائیں ہاتھ پر رکھ دو تو میں اپنا موقف پھر بھی نہیں چھوڑوں گا توکل علی اللہ کا یہ عالم
کہ جب آپ پر مذہبی دشمنوں نے قاتلانہ حملہ کیا تو احباب واقرباء نے بڑا اصرار کیا کہ آپ اپنے

ساتھ گارڈ رکھ لیں لیکن آپ ہمیشہ یہی جواب دیتے کہ میں تو خود مقام مصطفیٰ ﷺ عظمت صحابہ اور ناموس پنجتن کی گارڈ ڈیوٹی کر رہا ہوں اور ایک محافظ بھلا اپنے لئے محافظ کیسے رکھ سکتا ہے میری حفاظت اللہ رب العزت فرمائیں گے۔

جب ایک بدمذہب نے کتاب ''غنچہ توحید'' لکھی تو آپ نے اس کا بڑی جرأت کے ساتھ جواب دیا جس کے نتیجے میں آپ کو جیل جانا پڑا لیکن پھر بھی کوئی پرواہ کیے بغیر ہمشہ حسینی کردار ادا کرتے رہے۔

جب بھی کبھی ضمیر کے سودے کی بات ہو
ڈٹ جاؤ تم حسین کے انکار کی طرح

دینی تبلیغی اور علمی خدمات: شروع ہی سے آپ نے چنیوٹ کو تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بنایا اور آخر وقت تک خواہ وہ ملکی سطح پر کسی بھی جگہ بطور سرکاری ملازم کام کرتے رہے پھر بھی انہوں نے اپنی ساری کاوشوں سے چنیوٹ کو منور کیا۔

[1] سلسلہ خطبہ جمعۃ: آپ نے جامعہ مسجد فاروقیہ محلہ عثمان آباد شہر چنیوٹ میں باقاعدگی سے سلسلہ وار خطبہ جمعہ کا آغاز کیا جس کے فوراً بعد دیکھتے ہی دیکھتے سامعین کی تعداد سیکڑوں تک پہنچ گئی پنجاب اور مختلف اضلاع بلکہ پاکسان کے مختلف گوشوں سے کئی افراد خطبہ جمعۃ سننے اور اپنے ایمان وعمل کی تازگی کا سامان حاصل کرنے کے لئے جوق درجوق آنے لگے بفضلہ تعالیٰ ایمان واستقامت ومحبت خشیت الٰہی عشق واطاعت رسول ﷺ درد وسوز کیف ومستی عبادات ومعاملات کی اصلاح تزکیہ نفس جلائے باطن تہذیب اخلاق ایثار وقربانی اخلاص اور حسن عمل کی دولت سے خود کو بہرہ ور کرنے کے ساتھ ساتھ کثیر تعداد میں افراد کی یہ ذہنی اور عملی تبدیلی کسی وقت ضرور انشاء اللہ تعالیٰ معاشرے میں اسلامی اقدار کی بحالی کا سبب ہوگی۔

[2] دارالعلوم جامعہ غوثیہ قمر الاسلام کا قیام: مرکزی جامعہ مسجد فاروقیہ کے متصل دارالعلوم جامعہ غوثیہ قمر الاسلام کی بنیاد رکھی جس میں حفظ وناظرہ کے علاوہ درس نظامی کی کلاسز کا اجرا کیا جو آج تک جاری وساری ہے اور ہزاروں فرزندان اسلام اس سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

[3] ختم نبوت اکیڈمی کا قیام: جامعہ قمر الاسلام میں ختم نبوت اکیڈمی کی بنیاد رکھی جس کے تحت لائبریری کا قیام کر کے اس میں ہر قسم کی کتابیں رکھی گئیں جن سے امت مصطفےٰ ﷺ کو مستفیض کیا جاتا رہا دوست احباب و دیگر ملنے والوں کو اپنی تصانیف ودیگر کتب کے تحائف دیے جاتے تھے اور ختم نبوت پر کورس کروائے جاتے اور مقالات کی صورت میں انہیں شائع کیا جاتا تھا۔

[4] عظمت تاجدار ختم نبوت کانفرنس: ختم نبوت کے محاذ پر عملی کام کرنے کے لئے آپ نے 1986ء سے لیکر 1994ء تک آل پاکستان متحدہ اہل سنت والجماعت چنیوٹ کی مرکزی جگہ پبلک پارک میں عظمت تاجدار ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا۔ جس میں ملک بھر سے علمائے کرام اور مشائخ عظام شرکت کرتے۔ شرکت کرنے والوں میں امام شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مجاہد اہل سنت مولانا عبدالستار خاں نیازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازھری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت خواجہ محمد حمید الدین سیالوی، قائد انقلاب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری، مناظر اسلام علامہ سعید احمد اسعد صاحب، حاجی محمد حنیف طیب، صاحبزادہ اختر رسول صاحب، علامہ مفتی ممتاز احمد نعیمی صاحب، قاری محبوب عالم صاحب، طالب علم رہنما حمایت علی چوہدری لاہور و دیگر حضرات بھرپور شرکت فرماتے اور یہ کانفرنس تین روز تک جاری رہتی ختم

نبوت کے محاذ پر آپ کا کام صدیوں یاد رکھا جائے گا دیار غیر چناب نگر میں 12 ربیع الاول کو جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جلسے وجلوس کا انعقاد کیا جاتا غیروں کی مخالفت کے باوجود جسکو کامیاب بنانے کے لئے آپ نے تن من دھن کی بازی لگادی انہی کی محنت کا صلہ ہے کہ اب تک جشن عید میلاد النبی ﷺ کا جلسہ وجلوس اسی دن بڑی شان وشوکت کے ساتھ انعقاد پذیر ہوتا ہے۔

تصانیف: آپ نے اپنے مسلک کی حقانیت اور گستاخوں کی دوغلہ پالیسیوں کی نقاب کشائی کے لئے اپنے پیچھے متعدد تصانیف چھوڑی ہیں۔

(1) حلالا طیبا (2) صلوا علیہ والہ (3) اقیمو الصلاۃ

(4) وفا سے جفا تک (5) اقرار سے انکار تک (6) حرم سے دھرم تک

(7) محرم سے مجرم تک (8) دعا سے دغا تک (9) تبلیغ سے تخریب تک

(10) سیدنا امام حسین اور یزید پلید (11) گیارھویں شریف

(12) شجرہ چشتیہ نظامیہ سیالویہ

چنانچہ آپ ہمیشہ تشکر واطمینان کے طور پر اس امر کا اظہار کرتے رہتے تھے کہ مجھے اپنی زندگی میں اللہ تعالی کے فضل وکرم اور لطف واحسان کے جس قدر بھی مظاہر دکھائی دیتے ہیں بلا شک وشبہ انہی نسبتوں کا صدقہ ہے حضور غازی ملت رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے سیال شریف کی چاکری کا حق ادا کیا آپ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے کہ

کرم مجھ پر بھی ہے یہ رب ذوالجلال کا
کہ ادنی سا اک غلام ہوں پیر سیال کا

وفات: حضور غازی ملت کی وفات ایک سچے عاشق رسول کی وفات تھی کیونکہ جب آپ 14 اگست بمطابق 13 جمادی الاول شریف بروز سوموار 2000ء بوقت عصر اس فضا کو خیر آباد کہہ رہے تھے تو پورے اتفاق ہسپتال (لاہور) کے ڈاکٹر ایک دوسرے کو بلا بلا کے کہہ رہے تھے کہ آؤ آج ایک عاشق رسول عالم دین کا اس دنیا سے جانا دیکھو کہ بستر مرگ پر لیٹے ہوئے بھی بزم مصطفی ﷺ سجا کر بلند آواز میں دست بستہ صلوۃ وسلام پڑھ رہا ہے اور اس کے انگ انگ سے آج شادی دیدار حسن مصطفے کا اظہار ہو رہا ہے صلوۃ وسلام کلمہ طیبہ فی امان اللہ اور امر اللہ کہہ کر جب اس دنیا سے رخصت ہوگئے تو آپ کا لاشہ ناف پر ہاتھ باندھے جمیل قادری کے اس شعر کے مصداق تھا کہ!

میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

مدفن: آپ کی دو مرتبہ نماز جنازہ ادا کی گئی سارے عالم نے دیکھا کہ محمدی شریف کی تاریخ میں پہلے کبھی اتنا بڑا جنازہ نہ ہوا آپ کی وصیت کے مطابق جامعہ محمدی شریف کے قبرستان میں والد گرامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے پہلو اور ایک عظیم صوفی بزرگ حضرت میاں امام الدین کے قدمین شریفین میں آخری مرتبہ حج سے لائے ہوئے تبرک جنت البقیع شریف اور روضہ رسول کے اندر کی صفائی کا غبار آپ کی وصیت کے مطابق سینہ پر رکھ کر دفنایا گیا۔

سادگی ہمیشہ آپ کی زینت رہی مہمان نوازی، خوش اخلاقی صاف گوئی جری وبہادر اور نڈر وبیباک مبلغ اہل سنت تھے محبتیں بانٹتے اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔

عرس: ہر سال 13 جمادی الاول شریف کو آپ کا عرس بڑی شان وشوکت سے منایا جاتا ہے۔

اولاد : آپ نے دو بیٹیاں اور تین بیٹے (حافظ محمد حمزہ فریدی سیالوی، حافظ محمد عمر نظامی سیالوی، محمد عثمان حیدر) چھوڑے اللہ رب العزت آپ کے بیٹوں کو ان کا ٹھیک معنوں میں جانشین بنائے اور ہمیں حضور غازی ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نقش قدم پر چل کر مسلک رضا یعنی دین مصطفیٰ ﷺ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الکریم والامین ﷺ

ادارہ **اھل السنۃ پبلی کیشنز** آپ کی تصانیف کی آب و تاب کے ساتھ اشاعت نو کا ارادہ رکھتا ہے رب ذوالجلال جل جلالہ ادارہ کو مقاصد حسنہ کے حصول میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے اور دارین میں برکات سے نوازے۔

تحریر نگار :۔

برادر زادہ حضور غازی ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حافظ نور نبی قاضی سیالوی ایم۔اے علوم اسلامیہ

ناظم عظمت تاجدار ختم نبوت اکیڈمی

قاضی ہاؤس سیٹلائیٹ ٹاؤن وائی بلاک چنیوٹ ضلع جھنگ

فون نمبر: 0466-330057

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلے اسے پڑھیئے

(1)۔ خوشخبری دو میرے بندوں کو جو کان لگا کر بات سنتے ہیں پھر سب میں بہتر کی پیروی کرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی اور یہی عقل والے ہیں۔

(پارہ 23 سورۃ الزمر آیت 16,17)

(2)۔ تم ان میں سے بہت سے لوگوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں بیشک یہی بری چیز ہے جو خود انہوں نے اپنے لیے تیار کی یہ کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اترا اور ہمیشہ عذاب میں رہیں گے اور اگر انہیں اللہ اور نبی و قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں بہت سے فاسق ہیں۔ (پارہ 6 سورۃ المائدہ آیت 80,81)

(3)۔ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں خبریں پہنچاتے دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا۔ (پارہ 28 سورۃ الممتحنۃ آیت 1)

(4)۔ اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں پھر مدد نہ پاؤ گے۔ (پارہ 12 سورۃ ہود آیت 13)

(5)۔ منافقوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا (ان) کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں ساری عزت تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے

(پارہ 5 سورۃ النساء آیت 138)

(6)۔ اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دان مت بناؤ وہ تمہاری برائی میں درگز نہیں کریں گے ان کی آرزو ہے کہ تمہیں ایذا پہنچے عداوت و دشمنی ان کی زبانوں سے جھلک اٹھی ہے اور وہ سینہ میں چھپاتے ہیں (اس سے بھی) بڑا ہے ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر بتا دیں اگر تمہیں عقل ہو۔

(پارہ 4 سورۃ آل عمران آیت 118)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے قرآن مجید میں وضاحت کے ساتھ فرامین ارشاد فرمائے حضور اقدس ﷺ نے اپنی پاکیزہ اور مقدس تعلیمات سے انہیں جلا بخشی اور عملی طور پر ثابت فرمایا کہ اسلام کا ہر اصول انسانی فطرت کے مطابق قابل قبول اور قابل عمل ہے انہی پاکیزہ فرامین اور مقدس تعلیمات کی وجہ سے بہت مختصر عرصہ میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی پاک طینت جماعت تیار ہو گئی جنہوں نے اسلام کے قانون کو اپنایا اپنی عقیدتوں اور محبتوں کا محور و مرکز بانی اسلام ﷺ کی اقتدا میں ہر ادا کو ادا کیا اور عشق و مستی میں شاہراہ زیست پر گامزن ہوئے یہی وجہ ہے کہ خالق کائنات نے ان کے ایمان و ایقان پر مہر تصدیق ثبت فرما کر انہیں معیار ایمان قرار دیا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اپنے قول و عمل سے ثابت کر دیا کہ

مغز قرآن روح ایمان جان دین — ہست حب رحمۃ اللعالمین
محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے — اسی میں اگر ہو خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
محمد ﷺ کی محبت ہے سند آزاد ہونے کی — خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

حضور سید عالم ﷺ کے معجزات وکمالات خصائل خصائص اور شمائل سے کفار کے دل جلتے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مقدس نظریات معتقدات اسلام اور بانی اسلام ﷺ سے عقیدت و پیار اور محبت کے حسین نظارے انہیں بے چین ومضطرب کیے ہوئے تھے اسلام کی روز افزوں ترقی انہیں ایک آنکھ نہ بھاتی طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے اس نور کو ظلمت میں بدلنے کے درپے رہتے مصائب وآلام کے پہاڑ توڑے ظلم واستبداد کے طوفان برپا کیے۔اس چراغ سرمدی کو گل کرنے کے ہزار ہا جتن کیے مگر

فانوس بن کر جس کی حفاظت ہوا کرے — وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

بتوں سے دہائیاں کیں دیوی دیوتاؤں کے سامنے منتیں مانیں اپنے اوہام قبیحہ کے

مطابق پوری پنجہ آزمائی کی اور دم جھاڑ سے کام لیا آخر آلات حرب لیکر میدان کارزار میں اترے شمشیر و سناں پر نازاں افرادی قوت کی نخوت اپنے جوانوں پہلوانوں کا غرور دنیاوی مال ومتاع کے تکبر نے ڈھارس بندھائی اللہ کا کرنا ایک نہ چلی شکست در شکست مارے پھرتے ادھر ادھر جان بچائے قدم رکھنے کی جگہ نہ سر چھپانے کی جا۔ ہدایت قسمت میں نہ کہاں جبینیں لذت سجدہ سے آشنا ہوتیں؟ جب کوئی منصوبہ کارگر نہ ہوا کوئی تجویز کارآمد نہ ٹھہری تو لگے روپ کو بہروپ میں ڈھالنے کفر کے جامے کو منافقت کے لبادے میں بدل لیا اقرار کی آڑ میں لگے انکار کرنے کلمہ پڑھ کر کلمہ والے کی گستاخیاں کرنا ان کا شیوہ بن گیا صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نام لیکر ہوائے نفس کی تکمیل ان کا منشور ٹھہرا اسلام اسلام کی رٹ لگا کر فساد امت ان کا آئین بن گیا۔

اب سب سے پہلے ہم قرآن مجید کی روشنی میں منافقین کے ہتھکنڈوں کا جائزہ لیتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس منحوس گروہ کی حرکات کا تذکرہ سورۃ بقرۃ کی آٹھویں آیت میں فرمایا اس کے بعد ان کی حیلہ سازیوں کو بے نقاب فرمایا۔

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ﴾

ترجمہ: ''اور جب ان سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو سنوار نے (اصلاح) والے ہیں'' (البقرہ،11)

سیدنا عبداللہ بن عباس، حسن، قتادہ، سدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہ قول ہے کہ یہاں فساد سے مراد اعلانیہ گناہ کرنا ہے کیونکہ اعلانیہ گناہ سے خدا کی رحمتیں بند ہو جاتی ہیں عذاب نازل ہوتے ہیں قتل وخون غارت گری شروع ہو جاتی ہے (تفسیر نعیمی پارہ1 صفحہ:159)

اگر آج اس ٹولہ سے کہا جائے کہ علمی اختلافات کو علمی میدان میں حل کرو اور ان مسائل کو بندوق کا شگوف اور گولی سے حل کرنے کی کوشش نہ کرو تو برملا وہی بات کریں گے کہ ہم تو اصلاح کر رہے ہیں

﴿اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ﴾

ترجمہ: ''خبردار! وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں'' (البقرہ، 12)

منافقین نے اپنے کلام میں انما بول کر بتایا تھا کہ اصلاح کرنا ہمارا ہی کام ہے نہ کہ مسلمانوں کا۔حق تعالیٰ نے ھم فرما کر بتادیا کہ فساد پھیلانا منافقوں کا ہی کام ہے نہ کہ مسلمانوں کا

(تفسیر نعیمی پارہ 1 صفحہ:162)

﴿وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ اٰمِنُوْا کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ کَمَآ اٰمَنَ السُّفَھَآءُ اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ وَلٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ﴾

ترجمہ: ''اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لائیں۔خبردار! وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں'' (البقرہ، 13)

اس سے پہلے منافقین کی دو قسم کی برائیاں بیان کی گئیں۔اب تیسری قسم کی برائی بیان ہو رہی ہے۔مسلمان منافقین کو فساد کرنے سے منع کرتے ہیں اور وہ نہیں مانتے۔اب بتایا جارہا ہے کہ مسلمان ان کو حقیقی ایمان کی طرف بلاتے ہیں۔وہ یہ بھی نہیں مانتے۔چونکہ مکمل تبلیغ یہی ہے کہ گمراہ کو برائی سے روکا جائے اور بھلائی کی طرف بلایا جائے۔تو گویا کہ مسلمانوں کی تبلیغ کا ایک حصہ یعنی برائی سے روکنا پہلے ذکر ہوا۔اور دوسرا حصہ یعنی حقیقی ایمان کی دعوت دینا اب مذکور ہوا۔اس میں مسلمانوں کو تبلیغ کا طریقہ بھی سکھایا جارہا ہے۔اور یہ بھی بتایا جارہا ہے کہ برائی سے بچانا بھلائی کرانے پر مقدم ہے۔چونکہ فساد سے باز رہنا حقیقی ایمان کی شرط ہے اس لیے پہلے اسے بیان کیا گیا ہے اور بعد میں ایمان کو۔تفسیر عزیزی نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ یہاں ''الناس'' سے مراد ابوبکر، عمر، عثمان وعلی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں چونکہ اس زمانہ میں یہ حضرات خلوص ایمان میں بہت مشہور ہو چکے تھے اس لیے ان کا ایمان اوروں کے ایمان کے لیے ایک معیار بن چکا تھا کہ جس کا ایمان ان حضرات کی طرح ہو

وہ تو مومن ہے ورنہ نہیں گویا یہ کہا جارہا ہے کہ اے منافقو! تم ظاہری ایمان تو لے آئے مگر یہ بیکار ہے اگر اپنی بھلائی چاہتے ہو تو صدیق وفاروق عثمان وعلی رضوان اللہ علیہم اجمعین والا ایمان لاؤ مگر وہ جواب میں مخلص مومنین کو بے وقوف اور احمق کہتے۔ **(العیاذ باللہ)**

حالانکہ ان آیات میں بتایا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی پیروی کرنی ضروری ہے کیونکہ یہاں حکم دیا گیا ہے کہ مقبولوں کی طرح ایمان لاؤ اس سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ نجدی وہابی دیوبندی قادیانی وغیرہ تمام باطل فرقے گمراہ ہیں غیر مقلدوں کے نزدیک تقلید کرنا یعنی اللہ والوں کے راستے پر چلنا برا ہے دیوبندی وہابی اولیاء کرام کے تمام امور خیر کو شرک و بدعت تمام زمانے کے اولیاء اللہ مقبولان بارگاہ علمائے کرام کو مشرک اور کافر جانتے ہیں رافضی خلفائے راشدین اور خارجی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو برا کہتے ہیں۔

اب خود ہی اندازہ لگائیں کہ یہ باطل لوگ آج ان اولیاء کرام کے نظریات واعتقادات کو کیوں نہیں اپناتے؟ ان کے آستانوں پر حاضری کیوں نہیں دیتے؟ اگر ان سے کہا جائے کہ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرکار تونسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت خواجہ سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت محدث علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ کی طرح عقیدہ رکھو یہ بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کے فیضان یافتہ ہیں تو جواب وہی دیتے ہیں جو منافق دیا کرتے تھے یہ اولیاء اللہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طرح معیار ایمان ہیں محبت واطاعت وہی بارگاہ رب العزت میں مقبول ہے جو صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کے وسیلہ جلیلہ سے اولیاء کرام کے سینوں میں چلتی آرہی ہے اسی لئے قرآن مجید میں فرمان الٰہی ہے۔

﴿وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا﴾ (پارہ 15 رکوع 14)

ترجمہ: اور جسے وہ گمراہ کرے پس تو ہرگز اس کے لیے کوئی ولی مرشد نہ پائے گا

﴿وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ﴾ (14البقرۃ)

ترجمہ: اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں۔

یہ آیت عبداللہ بن ابی وغیرہ منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ایک بار انہوں نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی جماعت کو آتے دیکھا تو عبداللہ بن ابی منافق اپنے یاروں سے کہنے لگا کہ دیکھو میں انہیں کیسے بناتا ہوں۔ جب یہ حضرات قریب پہنچے تو عبداللہ نے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دست مبارک پکڑا اور بولا کہ مبارک ہیں آپ کہ جناب صدیق ہیں بنی تیم کے سردار بانی اسلام رسول اللہ ﷺ کے غار کے ساتھی اپنی جان و مال کو حضور ﷺ پر قربان فرمانے والے، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کا بولا سبحان اللہ آپ بنی عدی کے سردار ہیں فاروق آپ کا لقب ہے اپنی جان و مال حضور اکرم ﷺ پر قربان کرنے والے پھر حضرت علی نے ارشاد فرمایا ''اے عبداللہ رب سے ڈر نفاق چھوڑ منافقین سب سے بدتر ہیں'' وہ بولا کہ اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آپ کیوں فرماتے ہیں؟ ہمارا ایمان بھی آپ حضرات کی طرح ہے پھر یہ حضرات وہاں سے روانہ ہو گئے عبداللہ اپنی جماعت والوں سے کہنے لگا کہ دیکھا میں نے چال چلی اس کے ساتھیوں نے اس کی تعریف کی۔

(تفسیر نعیمی تفسیر روح البیان تفسیر خزائن العرفان)

منافقت سے خارجیت

آپ نے قرآن مجید کے فرامین کے مطابق منافقت کے بارے میں جان لیا منافقین نے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے خارجیت کا لبادہ اوڑھا حضور سید عالم نور مجسم ﷺ نے اس بدترین گروہ کے بارے میں پیش گوئی فرمائی۔ سوچ سمجھ کر فیصلہ کر لیجیے کہ کس پر صادق آتی ہے۔ جب بانی اسلام ﷺ کی نگاہوں میں یہ لوگ ایسے ہیں تو پھر ان کے جبہ و دستار پر کیوں جائیں؟

☆۔ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کانوں سے سنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں کچھ مال حاضر کیا گیا آپ نے تقسیم فرمایا دائیں اور بائیں والوں کو عطا فرمایا اور پیچھے والوں کو نہ دیا تو پیچھے والوں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا ''اے محمد ﷺ آپ نے تقسیم میں انصاف نہیں کیا'' وہ آدمی سیاہ رنگ اور منڈھے ہوے سر والا تھا اس نے بالکل سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے رسول اکرم ﷺ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا! ''خدا کی قسم میرے بعد تم مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والا کسی کو نہ پاؤ گے مزید فرمایا! ''آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی گویا یہ بھی اسی قوم کا ایک فرد ہے وہ قرآن بہت پڑھیں گے لیکن قرآن کا اثر ان کے دلوں کی طرف نہیں جائے گا اسلام سے وہ ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے سر منڈانا ان لوگوں کی نشانی ہوگی وہ ہر دور میں ظاہر ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کی آخری جماعت دجال کی ساتھی ہوگی جب تم ان لوگوں کو پاؤ تو سمجھ لینا کہ بدترین مخلوق ہے۔ (نعوذ باللہ من شرورھم)

(نسائی مشکوٰۃ باب قتل اہل الردۃ)

آخری زمانے کی جس قوم کا اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے اس کے بارے میں معلوم

ہوگیا کہ مدعی اسلام ہونے کے باوجود دائرہ اسلام سے خارج ہوگی۔اور حضور سرور کائنات فخر موجودات ﷺ نے ان لوگوں کو بدترین مخلوق قرار دیا تھا اس کے ساتھ ہی اس گروہ کی ہمیں چار نشانیاں بھی بتادیں ہیں۔

[1]۔وہ شان رسالت میں گستاخانہ کلمات استعمال کریں گے۔

[2]۔زیادہ تر سر منڈائیں گے۔

[3]۔وہ لوگ ہر دور میں کافروں کے مددگار ہوں گے حتیٰ کہ دجال کا ساتھ بھی یہی لوگ دیں گے۔

[4]۔قران خوب پڑھیں گے لیکن ان گستاخانِ رسول کے دلوں پر قرآن کا اثر نہیں ہوگا۔

حضرت ابو سعید ؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر تھے اور آپ اس وقت مال تقسیم فرما رہے تھے۔اسی اثنا میں ذوالخویصرہ آیا جو بنی تمیم سے تھا۔اس نے کہا ”اے اللہ کے رسول !انصاف کرو“ آپ نے فرمایا ”کم بخت !اگر میں انصاف نہیں کرتا اور کون انصاف کرے گا۔تیرے اس گمان کی وجہ سے کہ میں عدل نہیں کرتا تو صریح زیاں کار ہوگیا“ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ !اجازت دیجیے میں اسکی گردن اڑادوں“ آپ ﷺ نے ارشا فرمایا ”اس کے ساتھی بہت ہیں تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلے میں حقیر جانو گے یہ قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔یہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے (مشکوٰۃ شریف۔باب المعجزات)

مولانا سید سلیمان ندوی نے ؒ (بحوالہ بخاری ج 1 صفحہ 509 باب علامات النبوۃ فی السلام) مزید تحریر کیا ہے۔

یہ مسلمانوں کے تفرقہ کے زمانہ میں اپنی جماعت الگ بنائیں گے۔(یہ پیشن گوئی

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں خوارج کے ظہور سے پوری ہوئی)

(نقوش رسول ﷺ نمبر ج 2 شمارہ نمبر 13 دسمبر 1982 صفحہ 387)

ایک شخص آیا جسکی آنکھیں دھنسی ہوئی، پیشانی اٹھی ہوئی داڑھی گھنی ،رخسار اونچے اور سر منڈا ہوا تھا۔وہ کہنے لگا ”اے محمد ﷺ اللہ سے ڈرو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا' اگر بقول تمہارے میں بھی خدا کی نافرمانی کرتا ہوں تو کون ہے جو اس کے احکام کی اطاعت کرے گا اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے“ ایک مرد نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی لیکن اسے منع کردیا گیا جب وہ گستاخ واپس لوٹ گیا تو سرکار نے ارشاد فرمایا ”اسکی اصل ایک قوم ہوگی۔وہ لوگ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے زخموں سے نیچے نہیں اترے گا جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے وہ اس اطرح اسلام سے نکل جائیں گے۔وہ بت پرستوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کریں گے اگر میں اس قوم کو پاتا تو انہیں اسطرح ہلاک کردیتا جیسے قوم عاد کی گئی۔ (مشکوٰۃ شریف)

محدث کبیر امام ابو یعلیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی اور صاحب ابریز نے اسے اپنی کتاب میں نقل کیا حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ مدینے میں ایک بڑا ہی عابد و زاہد نوجوان تھا۔ہم نے ایک دن حضور ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا حضور ﷺ اسے نہ جان سکے پھر اسکے اوصاف و حالات بیان کیے جب بھی حضور ﷺ اسے نہ پہچان سکے۔یہاں تک کہ ایک دن وہ اچانک آپ ﷺ کے سامنے آگیا۔جیسے اس پر نظر پڑی ہم نے حضور ﷺ کو خبر دی کہ یہ وہی نوجوان ہے حضور ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر ارشا فرمایا میں اس کے چہرے پر شیطان کے دھبے دیکھتا ہوں۔اتنے میں وہ حضور ﷺ کے قریب آیا اور سلام کیا حضور ﷺ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا ”کیا یہ بات صحیح نہیں ہے کہ تو ابھی اپنے دل میں سوچ رہا تھا کہ تجھ سے بہتر یہاں کوئی نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا ”ہاں“ اس کے بعد جیسے ہی وہ

مسجد کے اندر داخل ہوا۔ حضور ﷺ نے آواز دی کہ کون اسے قتل کرتا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا "میں" جب اس ارادے سے وہ مسجد کے اندر گئے تو اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر واپس لوٹ آئے اور اپنے دل میں خیال کیا کہ ایک نمازی کو کیسے قتل کروں؟ جب کہ حضور ﷺ نے نمازی کے قتل سے منع کیا ہے۔

پھر حضور ﷺ نے آواز دی "کون اسے قتل کرتا ہے"؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا "میں" وہ مسجد کے اندر گئے تو اس وقت نوجوان سجدہ کی حالت میں تھا۔ وہ بھی اسے نماز پڑھتا دیکھ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح واپس لوٹ آئے۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے آواز دی "کون اسے قتل کرتا ہے" حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا "میں" حضور ﷺ نے فرمایا "تم اسے ضرور قتل کرو گے بشرطیکہ وہ تمہیں مل جائے" لیکن جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کے اندر داخل ہوئے تو وہ جا چکا تھا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر تم اسے قتل کر دیتے تو میری امت کے جملہ فتنہ پردازوں میں سے یہ پہلا اور آخری شخص ثابت ہوتا۔ میری امت کے دو افراد بھی آپس میں کبھی نہ لڑتے"۔

(ف) اس طرح کے ملتے جلتے واقعات (خصائص کبریٰ صفحہ 147 جلد 2 فتح الباری صفحہ 264 جلد 13 حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ 555) میں بھی ہیں۔ ان سب کا مفہوم ایک ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حدیث پاک روایت فرمانے سے پہلے ارشاد فرماتے ہیں کہ قسم خدا کی آسمان زمین پر گر پڑنا میرے لیے آسان ہے لیکن حضور پاک سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا بہت مشکل ہے۔ اس کے اصل حدیث پاک یوں بیان فرماتے ہیں۔

میں نے حضور انور ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ اخیر زمانے میں نو عمر اور کم سمجھ لوگوں کی ایک جماعت نکلے گی۔ باتیں بظاہر وہ اچھی کہیں گے لیکن ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پس تم انہیں جہاں پانا قتل کر دینا۔

کہ قیامت کے دن ان کے قاتل کے لیے بڑا اجر و ثواب ہے۔

(بخاری شریف جلد 2 صفحہ 224)

ان مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوا کہ

(1)۔ یہ گروہ اسلام سے خارج ہے۔

(2)۔ یہ بدترین مخلوق ہیں۔

(3)۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ان سے سخت ناراض ہیں۔

(4)۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک یہ گروہ قابل گردن زدنی ہے۔

(5)۔ قوم عاد کی طرح ہلاکت کے سزاوار ہیں۔

(6)۔ حضور اکرم ﷺ کے ظاہری زمانہ اقدس میں ہوتے تو آپ ﷺ ان کے خلاف جہاد فرماتے۔

(7)۔ ظاہری عبادت میں اصل مسلمانوں سے بڑھ چڑھ کر نظر آئیں گے۔

(8)۔ مختلف حیلے بہانے تراش کر مسلمانوں کو قتل کرنا ان کی مردانگی ہوگی۔

پروفیسر ابو زہرہ مصری کے حوالے سے پروفیسر غلام احمد حریری نے اپنی کتاب اسلامی مذاہب مطبوعہ لاہور میں اس بدترین گروہ کی کارستانیوں سے پردہ اٹھایا ہے "یہ حال خوارج کا تھا بے محابا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے خطبوں بلکہ نماز میں تنگ کرتے تھے یہ حضرت عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی پیروی کی وجہ سے مسلمانوں کو چیلنج کرتے اور انہیں مشرک قرار دیتے تھے ان لوگوں نے جب عبداللہ بن خباب الارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا اور ان کی لونڈی کا پیٹ پھاڑ ڈالا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا "عبداللہ بن خباب کے قاتلوں کو ہمارے حوالے کر دو" خوارج نے جواب دیا "عبداللہ بن خباب کو ہم سب نے قتل کیا ہے" آخر کار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ان سے لڑنا پڑا یہاں تک کہ ان کا تقریباً قلع قمع ہی کر دیا تاہم جو بچ

نکلے وہ ایک لمحہ کے لیے بھی اپنے طریقے سے ہٹے نہیں بلکہ پوری دلیری اور شجاعت کے ساتھ اپنی دعوت میں مصروف رہے۔ (اسلامی مذاہب صفحہ:86)

معلوم ہوا کہ اس بدترین گروہ کے دل میں نہ صرف مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کا بغض وعناد ہے بلکہ دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں وہ ذرہ بھر محبت نہیں رکھتے آئندہ صفحات میں آپ ان کے غلیظ اور گندے خیالات کا ملاحظہ کریں گے مزید معلومات کے لئے مولوی بدر عالم میرٹھی کی کتاب ترجمان السنۃ جلد اول مطبوعہ دہلی کا مطالعہ کریں اس میں انہوں نے حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور خوارج کے مناظرے کا ذکر کیا ہے اور ان کی علاما کا تذکرہ کیا ہے

خارجیت سے نجدیت

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے نکلے تو ارشاد فرمایا ''کفر کا سر وہیں ہو گا جہاں شیطان کا سینگ طلوع ہوگا یعنی مشرق سے'' (مسلم شریف صفحہ:394 جلد دوم)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان خوارج کو اللہ کی ساری مخلوق میں سے بدتر سمجھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ان بدبختوں نے وہ آیات کریمہ جو کہ کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں وہ مسلمانوں پر چسپاں کی ہیں (بخاری شریف باب الخوارج)

پروفیسر غلام احمد حریری نے اپنی کتاب اسلامی مذاہب میں خارجیت کی مختلف اقسام کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ چوتھی صدی ہجری میں اتباع سلف کا دعوی کرتے ہوئے بعض حضرات نمودار ہوئے جو خود کو حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی 241ھ) کا پیروکار کہتے اور دین حق کا علمبردار ٹھہرا کر مسلمانوں کو اسلام سے خارج بتایا کرتے تھے حقیقت میں یہ خارجیت کے علمبردار تھے یہ لوگ خارجی سلفی تھے

پانچویں صدی ہجری میں یہ خارجی سلفی فتنہ مکمل طور پر ختم ہو گیا لیکن جس ٹولے نے دجال کے لشکر میں شامل ہونے کا طوق گلے میں ڈالنا ہے اس نے ساتویں صدی ہجری میں پھر سر نکال لیا یہ خارجی حرانی تھے اور ابن تیمیہ کے باعث انہیں حیات نو ملی ان کے مخصوص مسائل یہ ہیں

1۔ فوت شدگان سے توسل کرنا وحدانیت خداوندی کے منافی ہے

2۔ روضہ نبوی کے روبرو ہو کر اس کی زیارت کرنا توحید کے خلاف ہے

3۔ روضہ نبوی کے اردگرد دینی شعائر واحکام کی بجا آوری توحید کے خلاف ہے

4۔ کسی نبی یا ولی کی قبر کے اوپر خدا سے دعا مانگنا خلاف توحید ہے

5۔ سلف صالحین کا مذہب یہی تھا اس کی خلاف ورزی کرنے والے بدعات کے مرتکب اور توحید کے مخالف ہیں (اسلامی مذاہب صفحہ:260 تا صفحہ:283)

ابن تیمیہ کی تنقید کا نشانہ آئمہ دین ہی نہیں ہے بلکہ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اکابر واعاظم اس اندھا دھند تیر اندازی اور ناوک فگنی سے سے محفوظ نہ رہ سکے ۔ چنانچہ پروفیسر مسعود احمد لکھتے ہیں۔

ساتویں اور آٹھویں ہجری کے مشہور عالم ابن تیمیہ کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے الصالحیۃ الجبل کی مسجد میں منبر پر کھڑے ہو کر کہا ''حضرت عمر بن خطاب نے بہت سی غلطیاں کیں'' اس طرح ایک روایت یہ بھی ہے کہ انہوں نے کہا ''علی بن ابی طالب نے تین سو غلطیاں کیں''۔ (مواعظ مظہری صفحہ 64)

ابن تیمیہ کے افکار رذیلہ اور خیالات فاسدہ کے بارے میں حضرت امام احمد بن شہاب الدین بن حجر مکی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں۔

''ابن تیمیہ اور اس کے شاگرد ابن قیم جوزی وغیرہ کی کتابوں پر کان رکھنے سے بچو۔ کیونکہ انہوں نے اپنی خواہش نفسانی کو معبود بنا لیا تھا اور خدا نے ان کو علم کے ذریعے گمراہ کیا اور

اس کے کان اور دل پر مہر اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈالا پس کون ہے جو اس کے باجود اسے ہدایت دے ان ملحدوں نے کسطرح اسلامی حدود سے تجاوز اور رسوم سے تعدی کی اور شریعت وحقیقت کی چادر کو پھاڑ کر بھی گمان کیا کہ وہ اپنے رب کی طرف سے راہ راست پر ہیں حالانکہ وہ راہ راست پر نہیں ہیں بلکہ وہ بدترین گمراہی اور قبیح ترین خصائل اور انتہائی بدنصیبی خسارے اور جھوٹ بہتان میں مبتلا ہیں۔ اللہ ان کے پیروں کاروں کو رسوا کرے اور ان جیسے عقیدے رکھنے والوں سے زمین کو پاک کرے آمین۔ (فتاوی حدیثیہ صفحہ 144'99)

خارجی وہابی

ساتویں ہجری صدی میں اٹھا ہوا خارجیت کا فتنہ آخر کار علماء حق کی مساعی جمیلہ سے ختم ہو کر رہ گیا۔ ابن تیمیہ اور اسکے شاگردوں کی تصانیف ایک حد تک ناپید ہو گئیں۔ بارہویں صد ہجری میں یہ ناسور پھر چوتھی دفعہ ابھر آیا۔ چنانچہ پروفیسر ابوزہرہ مصری کے حوالہ سے پروفیسر غلام احمد حریری لکھتے ہیں۔

اتباع محمد بن عبدالوہاب نے مسلک ابن تیمیہ کو از سر نو زندگی بخشی۔ اس تحریک کے بانی وموسس محمد بن عبدالوہاب تھے جن کی وفات 1787ء میں ہوئی۔ محمد بن عبدالوہاب تصانیف ابن تیمیہ سے مستفید ہو چکے تھے۔ انہوں نے بنظر غائر ان کتب کا مطالعہ کیا اور ان کو فکر ونظر کی حدود سے نکال کر عمل کے دائرہ میں داخل کیا جہاں تک عقائد کا تعلق ہے انہوں نے عقائد ابن تیمیہ پر ذرہ بھر اضافہ نہ کیا اور ان کو جوں کا توں اپنا لیا البتہ انہوں نے امام بن تیمیہ کی نسبت زیادہ تشدد سے کام لیا اور ایسے عملی امور کو ترتیب دیا جن سے ابن تیمیہ نے تعرض نہیں کیا تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ امور ان کے عصر وعہد میں مشہور تھے۔ (اسلامی مذاہب صفحہ 288)

پروفیسر محمد مسعود احمد تحریر فرماتے ہیں۔

"تحریک وہابیت کے بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی تھے۔ یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ یہ تحریک بانی تحریک کے والد بزرگوار کے نام پر معنون ہوئی جو اس تحریک کے آغاز کے بعد سے مرتے دم تک اس کے مخالف رہے اور اسی بیزاری کے عالم میں ان کا انتقال ہوا۔ (مواعظ مظہری صفحہ 69)

الدرر السنیہ اور رد المختار کے حوالے سے مزید تحریر فرماتے ہیں۔

بن عبدالوہاب اپنے متبعین کے علاوہ اس آسمان کی نیلی چھت کے نیچے ان تمام مسلمانوں کو علی الاطلاق کا کافر ومشرک سمجھتے تھے جو ان کی اطاعت وپیروی گریز کرتے تھے اس لیے ان کا خون بہانے میں دریغ نہیں کرتے تھے۔ (مواعظ مظہری صفحہ 73)

پروفیسر غلام احمد حریری تحریر کرتے ہیں۔

ابن عبدالوہاب ان کے متبعین نے نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کے جان ومال کو اپنے لیے حلال کیا بلکہ مر ﷺ مین صحابہ اور صلحائے امت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قبوں کو بے دریغ مسمار کیا چنانچہ ابن عبدالوہاب نے ان قبوں کو منہدم کرنے میں سرگرمی سے حصہ لیا جو مسلمانوں کی عقیدت ومحبت کے نشان تھے۔ مثلاً مقام جبلیہ پر حضرت زید بن خطاب جو کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ کے کعبہ شریف پر ایمان اپنے ہاتھ سے کدال مارا اور دھڑا دھڑ گرا کر زمین کے ہموار کر دیا

(اسلامی مذاہب صفحہ 290 الحدیث 22 جولائی 1972 صفحہ 7)

جس وقت 1803ء میں سعود بن عبدالعزیز فاتح کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوا تا آنکہ مکہ کے تمام مشاہد اور قبے زمین کے برابر کر دیئے گے کعبہ کے جواہر اور قیمتی ذخیرے فاتحین میں تقسیم کر دیئے گے مجاور قتل کر دیئے گے اور حرم کے غلاف پھاڑ دیئے گے۔

(سوانح سلطان بن سعود صفحہ 48 از سردار محمد حسنی محمد بن عبدالوہاب نجدی از مسعود عالم ندوی صفحہ 73)

محمد بن عبدالوہاب نجدی نے نبی پاک ﷺ اور دیگر انبیاء ومرسلین واولیاء کی شان میں تنقیص کی اور ان کی قبریں کھود ڈالیں۔" (الدرر السنیہ صفحہ 59)

بہت سے علماء وصالحین اور عوام مصلحین کو محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اس بات پر قتل کر دیا کہ انہوں نے بدعت (نجدیت ؍ ابیت) کی موافقت نہیں کی۔" (الدرر السنیہ صفحہ 53)

1803ء کے اختتام پر مدینہ بھی سعود کے قبضے میں آ گیا۔ مدینہ لے کر اس کے مذہبی جوش میں یہاں تک ابال آیا کہ اس نے اور مقبروں سے گزر کر خود نبی کریم ﷺ کے مزار کو بھی نہ چھوڑا۔ اور اس چادر کو اٹھا دیا جو آپ کی قبر مقدس پر پڑی تھی۔ (حیات طیبہ از مرزا حیرت دہلوی صفحہ 259)

1216ھ میں سعود بن عبدالعزیز نجدی تمام نجد جنوب حجاز اور تہامہ سے ایک لشکر جرار لیکر کربلا کے ارادہ سے چلا اور بلدۃ الحسین کے باشندوں پر حملہ کیا۔ ان پر دھاوا بول دیا اس کی دیواروں پر چڑھ گئے۔ اکثر باشندوں کو گھروں اور بازاروں میں تہ تیغ کر دیا اور ہر اس قبہ کو جوان کے اعتقاد کے مطابق حسین رضی اللہ عنہ کی قبر پر بنایا گیا تھا' منہدم کر دیا قبہ اور ہر اس کے آس پاس کے چڑھاوے اور تمام چیزیں لے لیں قبہ زمرد یاقوت اور جواہر سے مرصع تھا اور اس کے علاوہ دو ہزار آدمی قتل کر دیے گئے

(سوانح سلطان ابن سعود صفحہ 44'48' محمد بن عبدالوہاب صفحہ 69 عثمان بن بشیر عنوان المجد فی تاریخ نجد مطبوعہ مکہ مکرمہ صفحہ 121)

مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر و بانی روزنامہ "زمیندار" لکھتے ہیں۔

ابن سعود کیا ہے؟ فقط اک حرم فروش
برطانیہ کی زلف گرہ گیر کا اسیر
اسلامیوں پہ اس نے برسوائیں گولیاں
پھر کیوں نہ کشتنی ہو زمیندار کا مدیر

(نگارستان از بابائے صحافت مولانا ظفر علی خان صفحہ 252)

وہابیہ نجدیہ کے امام محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اپنی رسوائے زمانہ تصنیف کتاب ا... میں لکھا۔

سرور کائنات علیہ السلام کو پکارنا' شفیع المذنبین سمجھنا' ختم پڑھنا' صورت مبارکہ اور قبر شریف کا تصور کرنا' حاجت روا' صاحب تصرف مختار جملہ صفات کو باذن اللہ بعطائے الٰہی ماننا شرک ہے اور شرک بھی ابو جہل جیسا (کتاب التوحید صفحہ 175)

۲۔ شافع محشر ﷺ سے استغاثہ طلب کرنا شیطانی فعل ہے۔ اور شرک ہے

(الدر النضید صفحہ 60'72 و کشف الشبہات صفحہ 24)

۳۔ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کرنا شرک ہے۔ (الدر النضید صفحہ 36'51)

۴۔ حضور اقدس ﷺ کی مزار شریف کی تعظیم کرنا۔ کفر و شرک ہے اور آپ ﷺ کی قبر مبارک بت ہے۔ (الدر النضید صفحہ 17'59'62)

۵۔ اور تجھے معلوم ہو گا کہ ربوبیت کی توحید کے اقرار نے انہیں اسلام میں داخل نہیں کیا ان کا فرشتوں' انبیاء اولیاء کا قصد کرنا' ان کی شفاعت کا ارادہ کرنا اور اسے اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ جاننا ہی وہ سبب ہے جس نے ان کے قتل کرنے اور ان کے مال لوٹنے کو جائز قرار دیا ہے۔

(کشف الشبہات مطبوعہ ریاض صفحہ 20'21)

۶۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کافر اپنے معبودوں سے مدد طلب کرتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی نفع ضرر دینے والا ہے اور تدبیر فرمانے والا ہے صالحین کا کوئی اختیار نہیں ہے میں صالحین کا اس لیے قصد کرتا ہوں کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول فرمائے گا اس کا جواب یہ ہے کہ بعینہ یہی کافر کہتے ہیں۔ (کشف الشبہات صفحہ 33)

وہابیہ نجدیہ کی خبر حضور سید عالم مخبر صادق ﷺ نے پہلے دیدی تھی۔ اور اس عظیم فتنہ سے مسلمانوں کو آگاہ فرما دیا تھا چنانچہ مشکوۃ شریف جلد دوم باب ذکر الیمن والشام میں بخاری شریف کے حوالے سے روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ان دریائے رحمت مصطفےٰ ﷺ جوش میں ہے بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی جا رہی ہے۔

اللھم بارک لنا فی شامنا (اے اللہ ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت دے)

اللھم بارک لنا فی یمننا (اے اللہ ہم کو ہمارے یمن میں برکت دے)

حاضرین میں سے بعض نے عرض کیا وفی نجدنا اور ہمارے نجد میں لیکن حضور اکرم ﷺ نے وہی دعاء فرمائی اور شام و یمن کا ذکر فرمایا مگر نجد کا نام نہ لیا انہوں نے پھر توجہ دلائی کہ وفی نجدنا ۔ حضور یہ بھی دعاء فرمائیں کہ نجد میں برکت ہو غرض تین بار آقا علیہ السلام نے شام اور یمن کے لیے دعائیں فرمائیں۔ بار بار عرض کرنے پر نجد کے لیے دعاء نہ فرمائی بلکہ ارشاد فرمایا۔

"ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطن ۔

میں اس ازلی محروم خطہ کے لیے دعاء کس طرح فرماؤں۔ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں شیطانی گروہ پیدا ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم ﷺ کی نگاہ پاک میں دجال کے فتنے کے بعد نجد کا فتنہ تھا۔ جس کی اس طرح خبر دی۔ خوارج کا سردار وہی ذوالخویصرہ تھا جس نے نبی کریم علیہ السلام سے **اعدل** کہا تھا اور اسی کی نسل سے محمد بن عبدالوہاب نجدی بیان کیا جاتا ہے۔

دیوبندی مکتب فکر کے شیخ العرب والعجم مولوی حسین احمد مدنی اپنی کتاب شہاب ثاقب میں لکھتے ہیں۔

وہابیہ نجدیہ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو سختی سے منع کرتے ہیں (مزید لکھا) ہمارے علماء اس کو جائز سمجھتے ہیں۔

۲۔ محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ یہ تھا کہ جملہ اہل اسلام تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں ان سے قتال کرنا ان کے اموال کو چھیننا جائز بلکہ واجب ہے۔

۳۔ زیارت رسول اللہ ﷺ و حاضری آستانہ شریف و ملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت و حرام کہتا ہے۔ شان نبوت و رسالت علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات

استعمال کرتے ہیں توسل دعاء میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں ان کے بڑوں کا مقولہ ہے۔ (نقل کفر کفر نہ باشد) ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم ﷺ تو یہ بھی نہیں کر سکتی۔ (معاذاللہ ثم معاذاللہ)

۴۔ وہابیہ خبیثیہ کثرت صلوۃ و سلام درود بر خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام قرات دلائل الخیرات قصیدہ بردہ و ہمزیہ وغیرہ کو سخت قبیح اور مکروہ جانتے ہیں۔ الحاصل وہ (ابن عبدالوہاب) ایک ظالم باغی خونخوار اور فاسق شخص تھا۔ (الشہاب الثاقب صفحہ 50 تا 52)

۵۔ وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالت جانتے ہیں اور ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں الفاظ ناشائستہ اور خبیثہ استعمال کرتے ہیں اور اسی وجہ سے مسائل میں وہ گروہ اہل سنت و جماعت کے مخالف ہو گئے۔ چنانچہ غیر مقلدین ہند اسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں وہابیہ نجدیہ اگرچہ بوقت اظہار دعوی حنبلی ہونے کا کرتے ہیں لیکن عملدر آمد ان کا ہرگز جملہ وسائل میں احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے بلکہ وہ بھی اپنے فہم کے مطابق جس حدیث کی مخالفت فقہ حنابلہ خیال کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا بھی مثل غیر مقلدین اکابرامت کی شان میں الفاظ گستاخانہ و بے ادبانہ معمول ہے۔

(الشہاب الثاقب صفحہ 62 تا 63)

۶۔ وہابیہ نجدیہ کا اعتقاد ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے واسطے حیات فی قبور ثابت نہیں بلکہ وہ بھی مثل دیگر مسلمین متصف بالحیوۃ برزخیہ اسی مرتبہ سے ہیں پس جو حال دیگر مومنین کا ہے وہی ان کا ہوگا یہ جملہ عقائد ان لوگوں پر بخوبی ظاہر و باہر ہیں جنہوں نے دیار نجد و عرب کا سفر کیا ہو یا کسی طرح ان کے عقائد پر مطلع ہوئے ہوں یہ لوگ مسجد نبوی شریف میں آتے ہیں تو نماز پڑھ کر نکل جاتے ہیں اور روضہ اقدس پر صلوۃ و سلام و دعاء وغیرہ پڑھنا مکروہ و بدعت شمار کرتے ہیں۔ انہی افعال

خبیثہ واقوال واہیہ کی وجہ سے اہل عرب کو ان سے نفرت بے شمار ہے

(الشہاب الثاقب صفحہ 65 تا 66)

دیو بندیوں کے مشہور فاضل علامہ انور شاہ کشمیری محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں لکھتے ہیں۔ اما محمد بن عبدالوهاب نجدی فانه کان رجلا بلیدا قلیل العلم لکان یسارع الی الحکم بالکفر (مقدمہ فیض الباری شرح بخاری جلد 1 صفحہ 171)

ترجمہ: یعنی محمد بن عبدالوہاب نجدی ایک کم علم اور کم فہم انسان تھا اس لیے کفر کا حکم لگانے میں بڑا چست وچالاک تھا۔

دیو بندیوں کے بہت بڑے عالم براہین قاطعہ کے مصنف مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے سوال وجواب کے طور پر اپنا اور اپنی جماعت کا موقف یوں بیان کیا ہے۔

سوال: محمد بن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال وآبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو؟

جواب: ہمارے نزدیک اس کا وہی حکم ہے جو صاحب در مختار نے فرمایا ہے۔ اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں۔ آگے فرماتے ہیں ''ان کا حکم باغیوں کا ہے'' پھر یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم ان کی تکفیر اس لیئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل ہے اگرچہ باطل ہی سہی۔ اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے۔ ''جیسے کہ (مثل خوارج) ہمارے زمانے میں ابن عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنا حنبلی مذہب بتلاتے تھے لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی پر انہوں نے اہلسنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ

تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑی

(المہند علی المفند اردو صفحہ 21 تا 22 مطبوعہ کراچی بحوالہ رد المختار جلد 3 صفحہ 319)

قاری محمد طیب صاحب مہتمم مدرسہ دیو بند فرماتے ہیں:۔

............وہ (ابن عبدالوہاب نجدی) بہت سے مباح اور جائز امور کو حرام کہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے (ماہنامہ دار العلوم دیو بند فروری 1963 صفحہ 41)

مزید تفصیلات کے لیے کتاب ''تاریخ نجد وحجاز'' مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور کا مطالعہ کیجیے۔

دیو بندی احراری وہابی حضرات کے ممدوح بزرگ آغا شورش کاشمیری نے اپنے سفر حجاز کے واقعات پر مشتمل ایک کتاب ''شب جائیکہ من بودم'' مرتب کی ہے۔ جس کے چند اقتباسات نذر قارئین ہیں۔

وہابی حکومت نے عہد رسالت اور عہد صحابہ کے نشانات مٹادیئے

سعودی حکومت نے عہد رسالت مآب کے آثار صحابہ کرام کے مظاہر اور اہلبیت کے شواہد اس طرح مٹادیئے ہیں کہ جو چیزیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر محفوظ کرنی چاہیے تھیں وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر محو کر دی گئی ہیں کہیں کوئی کتبہ یا نشان نہیں لوگ بتاتے ہیں اور ہم مان لیتے ہیں حکومت کے نزدیک ان آثار ونقوش اور مظاہرہ ومقابرہ کا باقی رکھنا بدعت ہے عقیدہ توحید کے منافی ہے سنت رسول کے خلاف ہے لیکن عصر حاضر کی ہر جدت جدہ ہی میں نہیں پورے حجاز میں ہے بلکہ بڑھ پھیل رہی ہے کیا قرآن وسنت کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا؟ شاہ فیصل کی تصویریں ہوٹلوں میں لٹک رہی ہیں انہیں حکومت نے خود مہیا کیا ہے ایئر پورٹ پر اترتے ہی شاہ فیصل کی تصویر پر نظر پڑتی ہے قہوہ خانوں ریستورانوں میں ان تصویروں کی بہتات ہے لیکن اس میں کوئی بدعت نہیں۔

بدعت اسلام کی یادیں بنانے اور باقی رکھنے میں ہے۔" (شب جائے کہ من بودم صفحہ 22)

وہابی حکومت شرک اور عشق میں امتیاز نہ کرسکی

میں نے سہیل سے کہا یہ کہانی صحیح بھی ہو تو اس سے کہاں ثابت ہوتا ہے کہ وہ چیزیں مٹا دی جائیں جو ہر حال تاریخ کی یادگار ہیں آخر خانہ کعبہ اور مسجد نبوی بھی تو آثار ہیں صفا مروہ بھی تو شعار اللہ ہیں مزدلفہ کیوں جاتے ہیں؟ منیٰ کیوں پہنچتے ہیں؟ عرفات کیا ہے؟ جمرۃ العقبیٰ جمرۃ الوسطیٰ جمرۃ الاولیٰ کیا ہیں آثار ہیں جو رمیں وہاں کی جاتی ہیں مظاہر ہیں انہیں عقیدہ کی بنیاد پر محفوظ کیا گیا۔ تو یہ عقیدہ جس کی معرفت ہم تک پہنچا اور جس نے یہ ملت تیار کی...... اس عالیشان پیغمبر کا مولد و مسکن اس کی دعوت کے منازل و مراکز اور نزول وحی کے محور محیط کیوں نہ محفوظ کیے جائیں۔ اس کے سانچے میں ڈھلے ہوئے انسانوں کی یادگاریں کیوں نہ باقی رہیں یہ سب یادگاریں ان انسانوں کی ہیں جو تاریخ کے دھارے کو ابدالآباد تک موڑ کے زندہ جاوید ہو گئے۔ جن کا نام اور کام صبح قیامت تک زندہ رہے گا۔ جن کے لئے تمام عزتیں ہیں جو حضور ﷺ کے اہل بیت تھے وجدان جنہیں عشق کی آنکھوں سے اب بھی چلتے پھرتے دیکھتا ہے۔ ان کے آثار محفوظ نہ رہیں تو پھر کون سی چیز محفوظ کی جائے گی؟ سعودی حکومت نے شرک کو منہدم کیا لیکن ساتھ ہی عشق کو بھی مسمار کر دیا ہے وہ شرک اور عشق میں امتیاز نہ کرسکی۔

وہابی حکومت نے ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ اور صحابہ کرامؓ کے مزارات پامال کر دیئے

جنت المعلیٰ مکہ معظمہ کا قدیم ترین لیکن جنت البقیع کے بعد افضل قبرستان ہے منیٰ کے راستے پر مسجد الحرام سے ایک میل دور ہے۔ کسی قبر پر کوئی نشان یا کتبہ نہیں۔ سب نشان ڈھا دیئے

گئے ہیں۔ ہر طرف مٹی کے ڈھیر ہیں۔ چراغ نہ پھول عجیب ویرانہ ہے جس حصہ میں حضرت اسماءؓ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ حضرت امام بن جبیرؒ حضرت سعید بن مسیبؒ رضی اللہ عنہم کی قبریں ہیں...... وہاں اندر جانے کے لیے ایک دروازہ ہے لیکن وہ قبور پر حاضری کے لیے نہیں نئی میتوں کے لیے ہے۔ اور جس حصہ میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور ان کے افراد خاندان آرام فرما رہے ہیں یا حضور کی والدہ حضرت آمنہ، حضور کے لخت جگر قاسم اور حضور کے چچا ابو طالب مدفون ہیں وہاں کوئی دروازہ اور کوئی راستہ نہیں۔ ٹوٹی پھوٹی قبریں مٹی کی ڈھیریاں ہو گئی ہیں کسی تودہ پر پانی کا چھڑکاؤ نہیں۔ دھوپ کا چھڑکاؤ ضرور ہے پوری دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی قبرستان بے بسی کی اس حالت میں نہ ہوگا۔ میں اور سہیل ایک پہاڑی پر چڑھ گئے۔ وہاں سے حضرت خدیجہ کی قبر پر نگاہ کی۔ ام المومنین کا مزار........ میں کانپ اٹھا۔ میرا دل دھک کرنے لگا مسلمانوں نے اپنی بیویوں کے تاج محل بنا ڈالے۔ لیکن جس عورت کو پیغمبر آخر الزمان کی پہلی شریک حیات ہونے کا شرف حاصل ہوا، جو فاطمۃ الزہرا کی ماں تھیں وہ ایک قبر ویران میں پڑی ہیں۔ میں اپنے تئیں ضبط نہ کرسکا.......... کیا خدیجۃ الکبریٰ کی زندگی نہیں گزار رہیں حضور کو بعثت سے پہلے گیارہ سال ستایا گیا۔ ام المومنین کو اب ستایا جا رہا ہے........... جو لوگ اس کا نام قرآن وسنت کے احکام رکھتے ہیں وہ کس منہ سے تاج شاہی پہنتے ہیں اونچے اونچے محل بناتے محمد عربی کی دولت سمیٹتے اور ان کا نام خزانہ شاہی رکھتے ہیں جس ذات اقدس کے صدقے میں عزتیں پائی ہیں اور اس کے آثار کی بے حرمتی یہ قرآن وسنت نہیں۔ یہ اہانت اور صریح اہانت ہے

(شب جائیکہ من بودم صفحہ 71 تا 73)

فاطمۃ الزہرہ کے مزار پر

جنت البقیع میں مزارات کی حالت حد درجہ ناگفتہ ہے۔ پہلو میں فلک بوس عمارات کھڑی کی جارہی ہیں۔ اور بہت سی قد آور عمارا تیں کھڑی ہو چکی ہیں جس پیغمبر ﷺ نے عمر بھر پکا مکان نہ بنایا۔ اس کے نام لیوا بنگلوں اور محلوں میں رہ رہے ہیں۔ لیکن جنت البقیع ہی ایک ایسی جگہ ہے۔ جہاں قبروں کو رسول اللہ ﷺ کی ''ہدایت'' پر یاران نجد نے عبرت کے نوشتے بنا رکھا ہے گویا کہ اسلاف کی قبروں پر ''سنت نبوی'' نافذ ہے۔ لیکن خود زندہ قبریں سنگ مرمر کے محلوں میں رہ رہی ہیں

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار اقدس پر میرے اشکبار دل کی جو حالت ہوئی' عرض کرنا مشکل ہے۔ ایک ویرانہ میں ماں پڑی سوتی ہیں۔ ذرا ہٹ کر امام حسن' امام زین العابدین' امام جعفر صادق اور امام باقر آرام کر رہے ہیں۔ ان کی جڑواں قبروں کے روبرو حضور کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب کی قبر ہے.............. ذیل کے اشعار اسی حاضری کی یادگار ہیں.............. شورش کاشمیری

اس سانحہ سے گنبد خضرا ہے پر ملال
لخت دل رسول کی تربت ہے خستہ حال

دل میں کھٹک گیا کہ نظر میں سمٹ گیا
اس جنت البقیع کی تعظیم کا خیال

طیبہ میں بھی ہے آل پیمبر پہ ابتلاء
اس ابتلاء سے خاطر کونین ہے نڈھال

سوئے ہوئے ہیں ماں کی لحد ہی کے آس پاس
پور خلیل' سبط پیمبر' علی کے لال

اڑتی ہے دھول مرقد آل رسول پر
ہوتا ہے دیکھتے ہی طبیعت کو اختلال

افتادگان خواب میں آل ابو تراب ہیں!!
اب تک وہی ہے گردش دوراں کی چال ڈھال

فرشی روا ہے؟ پیمبر کے دین میں
لیکن حرام شے ہے؟ مقابر کی دیکھ بھال

اسلام اپنے مولود منشا میں اجنبی !
تیرا غضب کہاں ہے؟ خداوند ذوالجلال

توندیں بڑی ہوئی ہیں غریبوں کے خون سے
محلوں کے آب و تاب ہے حکام پر حلال!

جسکی نگاہ میں بنت نبی کی حیا نہ ہو
اس شخص کا نوشتہ تقدیر ہے زوال

پھٹتی ہے پو تو صبح بھی ہوتی ہے بالضرور
پھرتے ہیں روز وشب تو پلٹتے ہیں ماہ وسال

کب تک رہے گی آل پیمبر لٹی لٹی !
کب تک رہیں گے جعفر و باقر گستہ حال

از بسکہ ہوں غلام غلامان اہل بیت
ہر لحظہ ان کی ذات پہ قربان جان و مال

کیا یوں ہی خاک اڑے گی مزارات قدس پر
فیصل کی سلطنت سے ہے شورش مرا سوال

(مطبوعہ ہفت روزہ چٹان لاہور بابت 9 مارچ 1970ء)

خارجی اسماعیلی

ہندوستان میں ابن عبدالوہاب کے عقائد کی اشاعت بعض حضرات کے ذریعے سے ہوئی۔ اس سلسلہ میں مولوی اسماعیل دہلوی (1264ھ 1831ء) اور مولوی سید احمد بریلوی (1264ھ 1831ء) نے اہم کردار ادا کیا۔ (مواعظ مظہری صفحہ 82 از پروفیسر محمد مسعود)

ان لوگوں نے مسلمانوں کو بے دریغ قتل کیا۔ ان کے مال و متاع کو اپنے لئے مباح سمجھا۔ چنانچہ دائرہ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار مولانا غلام رسول مہر مولوی اسماعیل کی جرات و ہمت کا ذکر کرتے ہوئے ذیل کے واقعات فخریہ بیان کرتے ہیں۔

1۔ زیدہ کی جگہ میں صرف سات سو غازیوں کے ساتھ یار محمد خان پر فتح پائی۔

2۔ پایندہ خان تنولی کو شکست دے کر امب اور عشرہ پر قبضہ کرلیا

3۔ مایار کی جنگ میں تین ہزار غازیوں کے ساتھ........... آٹھ ہزار درانیوں کو شکست فاش دی وغیرہ۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید کا اردو خلاصہ مولوی اسماعیل دہلوی نے پیش کیا جس کا نام تقویۃ الایمان رکھا۔ انگریز کے اشارے پر امت مسلمہ کے شیرازہ کو بکھیرنے کے

لیے اس کی خوب اشاعت کی اسی وجہ سے سرحدی پٹھانوں نے انہیں کیفر کردار تک پہنچایا۔ مگر وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ نے مشہور کیا کہ سکھوں کے ہاتھوں مرے دیوبندیوں کی مشہور کتاب ''ارواح ثلثہ'' کے صفحہ نمبر **139** پر ہے۔ سید صاحب نے پہلا جہاد یار محمد حاکم یاغستان سے کیا اس جہاد میں مولوی عبدالحق صاحب مولوی اسماعیل دہلوی۔ مولوی محمد حسین رامپوری سید صاحب کے ہمراہ جہاد میں شریک تھے نیز مولوی اسماعیل صاحب کا میر منشی ہیرالال تھا (حیات طیبہ) اور توپچی راجہ رام تھا۔ (جاء الحق) غرضیکہ وہابیوں دیوبندیوں کے قلمی، زبانی اور تلواروں کے حملے مسلمانوں پر ہی ہوئے۔

پروفیسر محمد مسعود احمد نے مواعظ مظہری صفحہ **84** پر ان کے بعض معتقدات کا ذکر کیا ہے

1 مولوی سید احمد بریلوی۔ (صراط مستقیم اردو مطبوعہ لاہور صفحہ 201)

زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اس جیسے بزرگوں کی خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے۔ (صراط مستقیم فارسی مطبع مجتبائی دہلی صفحہ 86)

2۔ مولوی اسماعیل دہلوی۔ (تقویۃ الایمان مطبوعہ کراچی صفحہ: 20, 39, 43, 60)

الف: ہمارا جب خالق اللہ ہے تو ہم کو چاہیے کہ ہر کاموں میں اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام؟ جیسے جو ایک بادشاہ کا غلام ہو وہ اپنے کام کا علاقہ دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا۔ (یعنی دوسرے خدا سے) کسی چوڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے۔ (یعنی معاذ اللہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالی)

ب: اللہ پاک نے آپ ہی سے فرمایا کہ لوگوں کے سامنے اپنا حال بیان فرمادیں کہ مجھے نہ تو کچھ قدرت حاصل ہے اور نہ ہی غیب دان ہوں۔ میری قدرت کا یہاں سے اندازہ لگاؤ کہ میں تو جان تک کے لیے نفع نقصان کا مالک نہیں۔ دوسروں کو تو کیا بھلائی برائی پہنچا سکوں گا۔ اگر میں

غیب دان ہوتا تو کام سے پہلے انجام معلوم کر لیا کرتا۔

ج: سب کاموں کے مختار کا نام اللہ ہے اور جس کا نام ''محمد'' یا ''علی'' ہے اسکو کسی بات کا اختیار نہیں۔

د: معلوم ہوا کہ جتنے اللہ پاک کے مقرب بندے ہیں، خواہ انبیاء ہوں یا اولیاء ہوں وہ سب کے سب اللہ کے بے بس بندے ہیں اور ہمارے بھائی ہیں۔ مگر حق تعالی نے انہیں بڑائی بخشی ہے تو ہمارے بڑے بھائی کی طرح ہوئے۔

لا۔ بشر رسول بنکر بھی بشر ہی رہتا ہے۔ نبی بن کر بشر میں خدائی شان نہیں آجاتی بشر کو بشریت کے مقام پر رکھو۔

ا۔ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں (یعنی حضور اکرم ﷺ)

ز: سو جان لینا چاہیے کہ جس کی توحید کامل ہے اس کا گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اوروں کی نیکی وہ کام نہیں کر سکتی۔ فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہے متقی مشرک سے۔

مولوی محبوب علی صاحب بھی مسلمانوں کے کفر پر مولوی اسماعیل دہلوی اور دوسرے وہابی حضرات کی طرح متفق تھے۔ موصوف نے فتویٰ بھی جاری کیا تھا جس کا خلاصہ مرزا حیرت دہلوی نے یوں نقل کیا ہے۔ ''سکھوں سے زیادہ ان کلمہ گو کافروں پر جہاد فرض ہے''

(حیات طیبہ از مرزا حیرت دہلوی مطبوعہ لاہور صفحہ 218)

یہ بھی صحیح روایت ہے کہ اثنائے قیام کلکتہ میں جب ایک روز مولانا محمد اسماعیل دہلوی وعظ فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے مولانا سے فتویٰ پوچھا کہ سرکار انگریز پر جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں مولانا نے جواب فرمایا کہ ایسی بے رو ریا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد درست نہیں۔ (سوانح احمدی صفحہ 57)

حیات طیبہ کے مصنف مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں۔

''کلکتہ میں جب مولانا اسماعیل نے جہاد کا وعظ فرمانا شروع کیا اور سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی تو ایک شخص نے دریافت کیا'' آپ انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے ؟آپ نے جواب دیا۔ان پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں۔ایک تو ان کی رعیت ہیں دوسرے ہمارے مذہبی ارکان کے ادا کرنے میں وہ ذرہ بھی دست اندازی نہیں کرتے ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ برطانیہ پر آنچ نہ آنے دیں'' (حیات طیبہ صفحہ 291 مطبع فاروقی بحوالہ عیان وہابیہ)

''آپ (سید احمد بریلوی) کے سوانح عمری اور مکاتیب میں بیس سے زیادہ ایسے مقام پائے گئے ہیں جہاں کھلے کھلے اور اعلانیہ طور پر سید صاحب نے بدلائل شرعیہ اپنے پیرو لوگوں کو سرکار انگریزی کی مخالفت سے منع کیا ہے''

(سوانح احمدی صفحہ 246)

مرزا حیرت دہلوی اپنی کتاب حیات طیبہ میں لکھتے ہیں:

''لارڈ ہسپٹنگ' سید احمد کی بے نظیر کارگزاریوں سے بہت خوش تھا۔دونوں لشکروں کے بیچ میں ایک خیمہ کھڑا کیا گیا۔اس میں سے تین آدمیوں کا باہم معاہدہ ہوا۔امیر خان۔لارڈ ہسپٹنگ اور سید احمد صاحب، سید احمد صاحب نے امیر خان کو بڑی مشکل سے شیشہ میں اتارا تھا

(حیات طیبہ صفحہ 294)

چنانچہ مولوی ابوالحسن علی ندوی نے اپنی کتاب سیرت سید احمد شہید میں ان لوگوں کے انگریزوں کے ساتھ مراسم اور دعوتیں اڑانے کے واقعات درج کیے ہیں

(سیرت سید احمد شہید صفحہ 190)

انگریز کی سرپرستی میں منافقین نے جو فرقے بنائے۔ان کی تعداد یہاں آکر تین ہوگئی۔

1۔اہلحدیث۔ بانی مولوی محمد اسماعیل دہلوی

2۔دیوبندی۔ بانی محمد اسحاق دہلوی

3۔نیچری۔ بانی سرسید احمد خان علی گڑھ

نیچری مذہب خود تو ختم ہوگیا لیکن مرنے سے پہلے دو وارث چھوڑ گیا۔

1۔منکرین حدیث 2۔مرزائی قادیانی

مولوی اسماعیل کے معتقدین دو گروہ بنے۔ایک نے اماموں کی تقلید کا انکار کیا۔جو غیر مقلد وہابی کہلاتے ہیں۔دوسرا وہ جنہوں نے دیکھا کہ اسطرح اپنے آپ کو ظاہر کرنے سے مسلمان ہم سے نفرت کرتے ہیں انہوں نے خود کو حنفی ظاہر کیا۔نماز روزہ میں ہماری طرح ہمارے سامنے آئے۔انہیں گلابی وہابی یا دیوبندی کہتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کا معجزہ دیکھو فرمایا تھا کہ وہاں سے ﴿قرن الشیطان﴾ (یعنی شیطانی گروہ نکلے گا) اردو میں قرن الشیطان کا ترجمہ ہے۔دیو بند۔دیو اردو میں کہتے ہیں شیطان کو اور بند بمعنی گروہ۔تابعدار، یا یہ اضافت مقلوبی ہے یعنی بند دیو شیطان کی جگہ یعنی ------لیکن ان دونوں فرقوں کے عقیدے بالکل ایک ہیں۔اعمال میں کچھ ظاہری اختلاف ہے (دیباچہ جاء الحق)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ منافقت کے جتنے رنگ روپ ہیں ان سب کے عقائد ایک جیسے ہیں انہوں نے ظاہری طور پر جو تھوڑا بہت اختلاف رنگ دے رکھا ہے یہ صرف چندوں اور کھالوں کی بنیاد پر ہے۔ورنہ مسلمانوں کے اجتماعی عقیدے کے خلاف یہ پورا منافقین کا ٹولہ الکفر ملة واحدة کے مترادف ہے۔

اہل حدیث

برصغیر میں وہابیت کے بانی مولوی اسمعیل دہلوی نے اپنی جماعت کا نام محمدی گروہ رکھا تھا مسلمانوں نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی نسبت سے اس محمدی گروہ کے عقائد قبیحہ سے آگاہی شروع کردی تو وہابی حضرات نے اس نسبت کو چھپانے کی غرض سے خود کو موحدین کہنا شروع کردیا

چنانچہ مسلمانوں نے کہا کہ واقعی منکرین شان رسالت ہونے کے باعث سکھوں کی طرح یہ نرے موحد ہیں جب نوبت یہاں تک پہنچی تو یہاں نذیر حسین دہلوی کی سرکردگی میں مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنی مہربان سرکار سے درخواست کی کہ مسلمانان ہند آپ کے اس خودکاشتہ نجدی پودے کو وہابی کہتے ہیں انہیں قانونی طور پر اس نام سے روکا جائے اور ہماری جماعت کا نام سرکاری طور پر اہل حدیث رکھ دیا جائے گورنمنٹ کا جواب پروفیسر محمد ایوب قادری کے الفاظ کے میں ملاحظہ ہو انہوں (مولوی محمد حسین بٹالوی) نے ارکان جماعت اہل حدیث کی ایک دستخطی درخواست لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کے ذریعے سے وائسرائے ہند کی خدمت میں روانہ کی اس درخواست پر سر فہرست شمس العلماء میاں نذیر حسین کے دستخط تھے گورنر پنجاب نے وہ درخواست اپنی تائیدی تحریر کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا کو بھیج دی وہاں سے حسب ضابطہ منظوری آگئی کہ آئندہ وہابی کی بجائے اہل حدیث کا لفظ استعمال کیا جائے (مقدمہ حیات سید احمد شہید صفحہ:26)

یہ چوردروازہ مسلمانوں کو دو طرح دھوکہ دینے کے لیے ایجاد کیا گیا

(1)۔ مسلمانوں کو یہ تاثر دیا جائے کہ یہ لوگ حدیث سے بہت زیادہ لگاؤ رکھنے کے باعث خود کو اہل حدیث کہتے ہیں

(2)۔ محدثین کرام کیلیے تصانیف علماء میں لفظ اہل حدیث بھی عام استعمال ہوتا رہا ہے لہذا اس سے مسلمانوں کو دھوکہ دینا آسان ہو جائے گا جیسے پہلے کہا کرتے تھے کہ وہاب اللہ تعالیٰ کا نام ہے اس نسبت سے وہابی ہیں اس گروہ کے عقائد رذیلہ کا جائزہ لینے کے لیے کتاب وہابی مذہب از مولانا محمد ضیاء اللہ قادری کا مطالعہ کریں جب انگریزوں نے برصغیر میں بھی ان نجدی لوگوں کی باقاعدہ سرپرستی شروع کر دی تو اس کے پروردہ مولویوں نے وہابیت کے بارے میں اپنے بیانات بدلنے شروع کر دیے اور "چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی" کے مصداق مولوی اسمٰعیل دہلوی اور ان کی تحریک کی تعریف کرنے لگے مولوی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں محمد بن عبدالوہاب کے

مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے (فتاوی رشیدیہ جلد اول صفحہ:111)

محمد بن عبدالوہاب۔۔۔۔۔۔۔ عامل بالحدیث تھا شرک وبدعت سے روکتا تھا

(فتاوی رشیدیہ حصہ سوم صفحہ 79)

"اس کا (تقویۃ الایمان) کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام اور موجب اجر کا ہے"

(فتاوی رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ٥٠)

اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں

(فتاوی رشیدیہ حصہ دوم صفحہ 11)

﴿اِنْ اَوْلِیَاءُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ﴾ کوئی نہیں اولیاء حق تعالیٰ کا سوائے متقیوں کے۔ سو جب اس آیت کے مولوی اسماعیل ولی ہوئے اور بحوائے حدیث ﴿من قاتل فی سبیل اللہ فراق ناقة وجبت له الجنة﴾ کے وہ جنتی ہیں (فتاوی رشیدیہ حصہ سوم ملخصاً صفحہ 29)

مولوی منظور سنبھلی مدیر "**الفرقان**" کہتے ہیں ہم خود اپنے بارے میں بڑی صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں (سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی صفحہ 192)

مولوی محمد زکریا صاحب: مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں"

(سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی صفحہ 193)

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرفعلی تھانوی فرماتے ہیں۔

"اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو تو سب کی تنخواہ کر دوں۔ پھر لوگ خود ہی وہابی بن جائیں

(الافاضات الیومیہ جلد 5 صفحہ)

جن دنوں تھانوی صاحب کانپور مدرسہ جامع العلوم میں مدرس تھے محلہ کی کچھ عورتیں فاتحہ کرانے کے لیے مٹھائی لیکر آئیں۔ تھانوی صاحب کو خبر ہوئی تو وہ آئے اور انہوں نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں۔ یہاں فاتحہ نیاز کے لیے کچھ مت لایا

کرو'' (اشرف السوانح جلد 1 صفحہ 45)

نوٹ: دیوبندی شیخ الاسلام مولوی شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں:

دیکھیے! حضرت مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے اور آپ (حسین احمد مدنی وغیرہ) کے مسلم بزرگ و پیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ انکو چھ سو روپیہ حکومت (برطانیہ) کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔ (مکالمۃ الصدرین صفحہ:16)

(مدرسہ دیوبند کے مدرسین اور کارکنوں کی اکثریت) ''ایسے بزرگوں کی تھی جو گورنمنٹ (انگلشیہ) کے قدیم ملازم اور حال پنشنر تھے۔ جن کے بارے میں گورنمنٹ (برطانیہ) کو شک وشبہ کرنے کی گنجائش ہی نہ تھی۔'' (سوانح قاسمی صفحہ 347)

پروفیسر محمد ایوب قادری اپنی تصنیف ''مولانا محمد احسن نانوتوی'' میں تحریر کرتے ہیں ۔''اس مدرسہ (دیوبند) نے یوماً فیوماً ترقی کی۔ 31 جنوری 1875ء بروز یک شنبہ لیفٹیننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمی پامر نے اس مدرسہ کو دیکھا تو اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے معائنہ کی چند سطور درج ذیل ہیں:۔

جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لیکر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے۔ یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں۔ بلکہ موافق سرکار ممد معاون سرکار ہے یہاں کے تعلیم یافتہ لوگ ایسے آزاد اور نیک چلن (سلیم الطبع) ہیں کہ ایک دوسرے سے کچھ واسطہ نہیں۔ کوئی فن ضروری ایسا نہیں جو یہاں تعلیم نہ ہوتا ہو جناب! مسلمانوں کے لیے تو اس سے بہتر کوئی تعلیم اور تعلیم گاہ نہیں ہو سکتی۔ اور میں تو یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ غیر مسلمان بھی یہاں.........''

(اخبار انجمن پنجاب لاہور مجریہ 19 فروری 1875ء بحوالہ تاریخ صحافت اردو جلد 2 حصہ اول از مولانا امداد صابری مطبوعہ دہلی)

میں (مولوی احمد علی شیرانوالہ) پکا حنفی ہوں۔ لاہور میں کئی رسمیں نکل آئیں ہیں۔ قبروں پر سجدے ہوتے ہیں، قوالیاں ہوتی ہیں وغیرہ۔ میں ان سب رسموں کی مخالفت کرتا ہوں تو یہ لوگ وہابی کہتے ہیں۔ (خدام الدین 22 فروری 1963ء)

وہابی اللہ والے کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہاب اللہ کی صفت ہے۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند جلد 5 صفحہ 232) سو اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے۔ بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے۔ سنت پر عمل کرتا ہے۔ بدعت سے بچتا ہے اور معصیت کے ارتکاب سے ڈرتا ہے۔ (المہند صفحہ 11)

عقائد میں سب مقلد اور غیر مقلد متحد ہیں البتہ اعمال میں مختلف ہیں'' (فتاوی رشیدیہ مطبوعہ کراچی صفحہ 510) ''الشہاب الثاقب'' میں درج شدہ بعض الفاظ کے بارے میں حضرت علامہ خالد محمود صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی ایک پرانی روایت کا درج کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ''ایک بار حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی طالب علم نے یہ سوال کیا کہ الشہاب الثاقب میں بعض مقامات پر ''وہابیہ'' کے لیے لفظ ''خبیث'' استعمال کیا گیا ہے جو بہت سخت ہے تو حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ الشہاب الثاقب کا مسودہ جس طالب علم کو صاف کرنے کے لیے دیا گیا تھا وہ وہابیوں کا سخت مخالف تھا۔ اس نے بعض مقامات پر ''وہابیہ'' کے ساتھ ایسے الفاظ کا اضافہ کر دیا پھر جلدی اشاعت کے باعث اس کی تصحیح نہ کی جا سکی۔ اور اگلے تابعین پھر اسی کی کاپی کرتے رہے''

(عرض ناشر الشہاب الثاقب صفحہ 9 مطبوعہ ارشاد المسلمین۔ شاداب الونی لاہور)

وہابیت اور مرزائیت

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ یہ سارے منافقت اور خارجیت کے شعبے ہیں اب آپ خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ ان کے مندرجہ ذیل حوالہ سے کیا واضح ہوتا ہے۔؟ وہابیہ دیوبندیہ کے ممدوح ابوالکلام آزاد اپنے والد صاحب علیہ الرحمۃ کا نتیجہ خیز فرمان اسطرح تحریر فرماتے ہیں کہ والد مرحوم کہا کرتے تھے کہ گمراہی کی موجودہ ترتیب یوں ہے کہ پہلے وہابیت پھر نیچریت کے بعد تیسری منزل جو الحاد قطعی ہے۔ اس کا وہ ذکر نہیں کرتے تھے۔ اس لیے کہ وہ نیچریت ہی کو الحاد قطعی سمجھتے تھے لیکن میں (ابوالکلام) اتنا اضافہ اور کرتا ہوں کہ تیسری منزل الحاد ہے اور ٹھیک ٹھیک مجھے یہی پیش آیا۔ سرسید احمد خان..........کو بھی پہلی منزل وہابیت ہی کی پیش آئی تھی۔

(آزاد کی کہانی) صفحہ 381

(مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب سے) ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت یہ غیر مقلد بظاہر تو متبع سنت معلوم ہوتے ہیں۔ فرمایا جی ہاں! یہاں تک کہ سنت کے پیچھے فرائض تک کو بھی چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ یہ ایسے متبع سنت ہیں۔ اکابر امت کی شان میں گستاخی کرنا کیا یہ فرض کا ترک نہیں؟ بہت ہی بیباک فرقہ ہے۔ ابن تیمیہ اور ابن القیم جو ان کے بڑے ہیں اور یہ ان کو امام مانتے ہیں اور واقع میں ہیں بھی بڑے درجے کے۔ مگر جرات سے وہ بھی خالی نہیں۔ اور باوجود اس کے کہ وہ ہمارے اکابر پر بھی جرات کر بیٹھتے ہیں۔ مگر ہماری ہمت ان کے ساتھ گستاخی کرنے کی نہیں ہوتی۔ ان حضرات میں غصہ بہت ہے۔ جب غصہ آتا ہے بے دھڑک لکھتے چلے جاتے ہیں۔ ادب یا احترام کسی کا یاد نہیں رہتا۔ (اضافات الیومیہ جلد 5 صفحہ 356 تا 357 مطبوعہ تھانہ بھون)

امام الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے

(اخبار اہل حدیث 31 مئی 1912ء)

امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری واضح الفاظ میں مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ''میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتداء جائز ہے۔ چاہے شیعہ ہو یا مرزائی۔''

(اخبار اہل حدیث صفحہ 2۔ دو اپریل 1915ء)

وہابیوں کے جلیل القدر امام عبدالجبار غزنوی فرماتے ہیں۔

''بعض لوگوں کو وہم ہوتا ہے کہ چونکہ مرزائی وغیرہ فرقوں کے اعتقادات اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ ان کو کفر لازم آتا ہے۔ بلکہ علماء نے ان پر کفر کا فتوی بھی دیا ہے۔ اس لیے ان کی تو اپنی نماز جائز نہیں پھر ان کے پیچھے ہماری کیونکر ہوگی۔ دراصل یہی ایک سوال ہے جس نے مسلمانوں کو اس حد تک پہنچایا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر خدا کے حضور کھڑے نہیں ہو سکتے۔''

(مجموعۃ الفتاوی صفحہ 218' اخبار اہل حدیث امرتسر صفحہ 1: 24 اپریل 1908ء)

مولوی عنایت اللہ اثری وزیر آبادی نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے فتوی پر عمل کر دکھایا

(الجرالبلیغ جلد 1 صفحہ 12'13)

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے خود لکھا کہ 'مولوی محمد حسین بٹالوی (اہل حدیث مجتہد) نے اشاعۃ السنۃ جلد 1'2 کے صفحہ 127\255 پر مجھ (ثناء اللہ) کو مرزائی لکھا ہے''

(اخبار اہل حدیث صفحہ 7\20 دسمبر 1907ء)

مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری اہل حدیث نے مولوی ثناء اللہ کو مرزائی لکھا۔

(کتاب التوحید والسنۃ صفحہ 363 جلد 1)

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔ '' آپ (ثناء اللہ) کی جماعت میں مرزائیت کا شعبہ بھی موجود ہے۔

(القول الفاصل صفحہ 130)

مولوی عبدالواحد غزنوی نے مرزائیوں کو مولوی ثناء اللہ سے اچھا سمجھا۔

(اہل حدیث امرتسر صفحہ 9\21 مارچ 1916ء) مرزا قادیانی نے جب اپنی کتاب براہین احمد

یہ لکھی تو غیر مقلدین وہابیہ کے مجتہد اور محدث مولوی محمد حسین بٹالوی نے اس کی بہت تعریف کی
جس کا ذکر خود مرزا قادیانی نے بھی کیا۔ (اشاعۃ السنہ جلد 7 صفحہ 149\6)

دیوبندیوں کے مشہور علامہ میاں محمد لکھتے ہیں۔ ''ہماری آنکھوں نے دیکھا ہے کہ مرزا
غلام احمد آنجہانی نے مذاہب باطلہ کی تردید کے نام پر کتابیں تصنیف کرنی اور تجارتی فوائد حاصل
کرنے شروع کیے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب مرحوم امرتسری اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی
مرحوم ان کے لیے دایاں اور بایاں بازو تھے۔'' (دو ضروری مسئلے مطبوعہ دیوبند از میاں محمد)

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مستند اور مقتدر مولوی عبدالقادر حصاری امیر جمعیت اہل
حدیث محی الدین لکھوی کے عقائد کا انکشاف کرتے ہوئے ان کے بارے میں لکھتے ہیں۔ کہ
مولوی محی الدین لکھوی تو اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ مرزائیوں کو کافر نہیں کہتے''۔

(تنظیم اہلحدیث لاہور صفحہ 22\2 مارچ 1974ء)

(نوٹ): اہل حدیث وہابی حضرات یہ کہ کر جان چھڑانے اور عامۃ المسلمین کو دھوکا دینے کی
کوشش کرتے ہیں کہ اس وقت مرزا قادیانی نے مجدد وغیرہ ہونے کا دعوی نہیں کیا تھا۔ حالانکہ
مولوی ثناء اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ مرزا صاحب براہین احمد یہ صفحہ 499 پر حضرت مسیح کی
حیات کا عقیدہ ظاہر کرتے ہیں حالانکہ یہ بقول ان کے شرک ہے اور لطف یہ ہے کہ براہین احمد یہ
کے زمانہ میں مجدد بھی ہیں۔ (اہلحدیث امرتسر صفحہ 2\5 جولائی 1943ء)

غیر مقلدین وہابی حضرات کے حافظ محمد یوسف صاحب امرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی محمد
حسین بٹالوی اور مولوی عبدالجبار غزنوی کے سبب سے میں بھی مرزا (غلام احمد قادیانی) کا معتقد
ہوگیا۔ اور میں نے مرزا صاحب کو مخالفین اسلام کے مقابلہ میں بڑی بڑی امداد کی کہ آج تک کسی
نے ایسی امداد نہیں کی۔ اور مولوی محمد حسین صاحب نے بھی مرزا صاحب کی بہت امداد کی۔
اور جس وقت مرزا صاحب امرتسر میں آیا کرتے تھے۔ مولوی عبدالجبار صاحب بھی ان سے دعاء

کرانے جایا کرتے تھے۔ یہ باتیں سب کو معلوم ہیں اور مشہور ہیں۔ ابھی مرزا صاحب بھی زندہ
ہیں اور مولوی محمد حسین بٹالوی' مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی زندہ ہیں تحقیق کرلیں۔''

(اہلحدیث امرتسر صفحہ 9 کالم نمبر 31\1 جنوری 1908ء)

اہلحدیث کے موجودہ قائد جناب ماسٹر ساجد میر صاحب کے دادا جان ابراہیم میر نے
مولوی ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر کو مرزائی فتنہ سے بڑھکر فتنہ قرار دیا ہے (فیصلہ مکہ صفحہ 1)

مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں۔ ''اگر عورت مرزائین ہے تو اور علماء کی رائے ممکن ہے مخالف ہو
میرے ناقص علم میں نکاح جائز ہے۔ (اہلحدیث امرتسر صفحہ 13 نومبر 1934ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے فتوی دیا کہ مرزائیوں کو کافر نہ کہنے والوں کو کافر کہنا صحیح نہیں ہے۔
جواب 213۔ (اہلحدیث امرتسر صفحہ 17\10 جولائی 1908ء)

مولوی ثناء اللہ نے ڈاکٹر بشارت احمد مرزائی کے لیے مرنے کے بعد دعائے رحمت کی
اور حکیم نورالدین خلیفہ اول قادیان کے فلسفیانہ دماغ کی تعریف کی۔

(اہلحدیث امرتسر صفحہ 30\6 اپریل 1943ء)

مرزائیوں کے خلاف وہابی مولویوں نے جلسہ نہ ہونے دیا۔

(اہلحدیث امرتسر صفحہ 3 کالم نمبر 2، 4 فروری 1916ء)

(نوٹ): ۔ وہابیوں اور مرزائیوں کے باہمی اعتقادی اور نظریاتی ہم آہنگی کا ملاحظہ کرنا ہو تو
''وہابیت اور مرزائیت'' از علامہ ضیاء اللہ قادری صاحب کا مطالعہ کریں۔

دیوبندیت

جناب مولانا ابوالکلام آزاد تحریر کرتے ہیں۔:

انہوں (ابوالکلام آزاد کے والد گرامی مولانا خیرالدین صاحب) نے وہابیت کو دو اصولی قسموں میں بانٹ دیا تھا۔ کہتے تھے دو فرقے ہیں ایک اسماعیلیہ ہے دوسرا اسحاقیہ۔ اسماعیلیہ سے مقصود وہ فرقہ تھا جو رسوم و بدعات کی مخالفت کے ساتھ تقلید شخصی کا بھی تارک (یعنی غیر مقلد وہابی) ہو جیسا کہ مولانا اسماعیل شہید نے تقویۃ الایمان اور جلاء العینین وغیرہ میں لکھا ہے۔ اسحاقیہ سے مقصود وہ فرقہ ہے جو حنفیت اور تقلید سے تو انکار نہیں کرتا۔ لیکن بدعات و رسوم کا مخالف ہے (یعنی مقلد وہابی) اس کی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ شاہ اسحاق نے مایۂ مسائل میں بدعات و رسوم سے اختلاف کیا ہے لیکن تقلید و حنفیت کے خلاف کوئی بات نہیں کی ہے۔ وہ (وہ مولانا خیرالدین جالندھری) کہتے تھے کہ جب اسماعیلیہ غیر مقبول ہو گئی تو وہابیت نے اپنے عقائد کی اشاعت کے لیے راہ تقیہ اختیار کر لی۔ اور حنفیت کی آڑ قائم کر کے اپنے دیگر عقائد کی اشاعت کرنے لگے۔ (آزادی کہانی صفحہ 165 از ابوالکلام آزاد)

شاہ اسحاق وہابیت کے لیبل سے بچنے اور سینوں میں بھرم رکھنے کی خاطر ہجرت کر گئے اور اپنے نئے مفادات کے تحفظ کی خاطر مولوی مملوک علی نانوتوی کی قیادت میں ایک بورڈ کی تشکیل کر گئے

(مولانا محمد احسن نانوتوی صفحہ 178 از پروفیسر محمد ایوب قادری۔)

(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک از مولوی عبیداللہ سندھی صفحہ 110)

برٹش گورنمنٹ نے اپنے منظور نظر علماء کو کس طرح اور کہاں کہاں مسلمانوں پر مسلط کیا۔ ایک دہلی کالج کی کتنی برانچیں اور ذیلی شاخیں قائم کی گئیں۔ اس سلسلہ میں دیوبندی امام انقلاب مولوی عبیداللہ سندھی لکھتے ہیں

1857 میں اس جماعت کی مرکزی قوت میں سلطان دہلی کی طرفداری اور غیر جانبداری کی بنا پر

ایک مرکز کی بجائے دیوبند اور علی گڑھ دو مرکز بن گئے۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی دہلی کالج کے عربی حصہ کو دیوبند لے گئے اور سرسید احمد خان نے انگریزی حصہ کو علی گڑھ پہنچا دیا۔،،

(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک صفحہ 112 از مولوی عبیداللہ سندھی)

مولوی عبدالخالق قدوسی لکھتے ہیں ''دل کا حال تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے بظاہر علی گڑھ فریق اور دیوبندی جماعت گورنمنٹ کے معاملے میں قدم سے قدم ملاتے نظر آتے ہیں دونوں کا مقصد علمی میدان میں مسلمان قوم کو آگے بڑھانا ہے حصول مقصد کے لیے انگریز سے کامل وفاداری کو دونوں ہی ذریعہ سمجھتے ہیں (ہفت روزہ الاعتصام لاہور صفحہ 9\6 اکتوبر 1970ء)

1۔ مدرسہ دیوبند میں کام کرنے والے جملہ حضرات انگریزوں کے ملازم رہ چکے تھے۔

(حاشیہ سوانح قاسمی جلد 2 صفحہ 247)

2۔ یہ مدرسہ موافق سرکار اور ممد و معاون سرکار ہے۔ (مولانا محمد احسن نانوتوی صفحہ 217)

3۔ اس مدرسہ نے جذبہ جہاد سرد کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور بابت 9\22 اکتوبر 1970ء)

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ وہابیت اور دیوبندیت ایک ہی بساط کے مہرے ہیں۔ اپنے مذموم عقائد کے پرچار کے لیے مختلف انداز اختیار کیے۔ 1894ء میں لکھنو میں ندوۃ العلماء کا قیام اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے (موج کوثر صفحہ 187 از شیخ محمد اکرم)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں'' خود ندوہ کا جو حشر ہوا سب کو معلوم ہے کہ وہ ایسوں کے ہاتھ میں مدت تک رہا جن کی طبیعت میں بالکل نیچریت تھی۔ وہی سرسید احمد خان کے قدم بقدم ان کی رفتار رہی۔ وہی جذبات، وہی خیالات کوئی فرق نہ تھا۔''

(الافاضات الیومیہ جلد 5 صفحہ 110)

ندوۃ العلماء کی وسیع عمارت کا سنگ بنیاد 1908ء میں یو۔ پی کے انگریز گورنر نے

رکھا اور پانچ سو روپے امداد ملنی شروع ہوئی

(نوٹ) 1۔ دیوبندیت اور ان کے نظریات واعتقادات کا جائزہ لینے کے لیے کتاب دیوبندی مذہب مولف مولانا غلام مہر علی صاحب کا مطالعہ کیجیے۔

2۔ دیوبندیت اور مرزائیت کے مشترک عزائم وافکار سے آگاہی کے لیے کتاب ''نجد سے قادیان براستہ دیوبند'' از علامہ ضیاء اللہ قادری صاحب کا مطالعہ کیجیے۔

3۔ انگریز دوستی کی لرزہ خیز داستانیں ایک اہلحدیث برق التوحید کے قلم سے ''انگریز اور علماء دیوبند'' کا مطالعہ کیجیے۔

دیوبند کا سیاسی ومذہبی کردار

جب متحدہ ہندوستان میں انگریزوں نے اپنا منحوس قدم ٹکایا تو اکابر دیوبند اس کے حامی وآلہ کار بن گئے اور جب انگریز کی روانگی کا وقت آیا تو اکابرین دیوبند نے گاندھی وکانگریس کا ہمنوا ہو کر قیام پاکستان کی بھرپور مخالفت کی۔ یہاں تک کہ دیوبند قیام پاکستان کے دشمن کانگریسی مولویوں کا گڑھ بن گیا۔ مذہبی طور پر نجد اور دیوبند کے رہنماؤں نے سواد اعظم اہلسنت وجماعت سے کٹ کر ہمیشہ فتنہ وانتشار پھیلایا۔ اور مختلف روپ بدل کر شان رسالت کی توہین و تنقیص اور مسلمانوں کو کافرومشرک بنایا اور کافروظالم انگریزوں اور ہندوؤں مشرکوں کو گلے لگایا۔ بزرگان دین کے مزارات اور ملحقہ مساجد کو شہید کرایا۔ لیکن مندروں اور گرجاؤں کے خلاف کبھی قدم نہ اٹھایا۔ محبوبان خدا حضرات انبیاء واولیاء (علیہم السلام ورضی اللہ عنہم) سے بغض وعداوت کا مظاہرہ کیا اور اپنے نام نہاد مولویوں کو بام عروج پر پہنچایا۔

﴿فالی اللہ المشتکی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم﴾

حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمہ بنام دیوبند:۔

عجم ہنوز نداند رموز دین ورنہ — ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است
سرود بر سر منبر کہ ملت از وطن است — چہ بے خبر ز مقام محمد عربی است
بمصطفے برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست — اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

(نوٹ):۔ مزید آگاہی کے لیے کتاب ''دیوبندی حقائق'' نیز جعفران ایل بنگال'' از حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب امیر جماعت رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ اور ''قہر خداوندی' برق آسمانی 'منکرین رسالت کے مختلف گروہ' برہان صداقت' اکابر علماء دیوبند کا تکفیری افسانہ طمانچہ' ہاتھی کے دانت' دورخی باطل اپنے آئینے میں' شائع کردہ مکتبہ فریدیہ ساہیوال مطالعہ فرمائیں۔

دیوبندی وہابی گٹھ جوڑ

شوکت صدیقی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

''سید احمد شہید اور ان کی جماعت کے ارکان کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ رفع یدین اور آمین بالجہر کرتے ہیں۔ سید احمد شہید کی تحریک مجاہدین وہابی کہلائی اور اب تک اس نام سے مشہور ہے۔ جو تین مختلف خانوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ (اہل حدیث' دیوبندی' جماعت اسلامی) دیوبندی عقائد کے اعتبار سے کلیات میں اہلحدیث سے مطابقت رکھتے ہیں مگر جزئیات میں فرق ہے۔ جماعت اسلامی عقائد میں مشترک مگر اہلحدیث اور دیوبندیوں کے مقابلے میں محمد بن عبدالوہاب کی تحریک سے بہت متاثر نظر آتے ہیں'' (الفتح 14 مئی 1974ء شوکت صدیقی)

(بریلوی کہتے ہیں) کہ شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی۔ مولانا نانوتوی۔ فاضل گنگوہی۔ علامہ عثمانی۔ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری۔ مولانا تھانوی۔ مولانا محمد شریف کھڑیالوی۔ لکھوی بزرگ۔ روپڑی اور غزنوی اکابر جیسی یگانہ روزگار' ہستیوں کے میل جول جائز نہیں ہیں ہم کہتے ہیں کہ پھر بتایا جائے اور کون لوگ ہیں جن کے نقش قدم پر چل کر صراط مستقیم تلاش کی جا سکتی

ہے۔ (پاکستان میں امام حرمین کی آمد اور پاک سرزمین میں نعرۂ توحید صفحہ 23)

ایک بار مولانا الیاس (تبلیغی جماعت والے) نے فرمایا ''حضرت مولانا تھانوی نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ میرا دل تو یہ چاہتا ہے کہ تعلیم ان کی اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ اسطرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی۔'' (ملفوظات مولوی اشرفعلی صاحب صفحہ 5)

نجدی حکومت کے ساتھ تبلیغی جماعت کا معاہدہ

مولانا ابوالحسن علی ندوی نے اپنی کتاب ''دینی دعوت'' میں مولانا الیاس بانی تبلیغی جماعت کے متعلق یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ 1938ء میں جب وہ حج کے موقع پر حجاز گئے ہوئے تھے تو تبلیغی جماعت کے سلسلہ میں انہوں نے اپنے ایک وفد کے ساتھ ملاقات کی تھی۔

(دینی دعوت صفحہ 100)

سلطان نجد نے پوری ہمدردی اور اعانت کا وعدہ کیا (دینی دعوت صفحہ 101)

مولوی الیاس کے بیٹے مولوی محمد یوسف صاحب نے والد کے نجدیوں کے ساتھ معاہدہ کی توثیق کی۔ اور معاونت جاری رہی۔ (سوانح مولانا محمد یوسف صفحہ:414)

مولانا الیاس کی تبلیغی جماعت کو حکومت برطانیہ سے امداد ملتی تھی

(مکالمۃ الصدرین صفحہ 8 مطبوعہ دیوبند)

تبلیغی جماعت کے ہندوستان میں اجتماعات کا سارا انتظام جن سنگھی اور مہا سبھائی ہندوؤں نے کیا۔ (پیام ملت کانپور 15 فروری 1968 صفحہ 5)

تبلیغی جماعت کا سارا زور مسلمانوں میں وہابیت پھیلانے پر غیر مسلموں میں تبلیغ کی طرف خیال تک بھی نہیں گیا۔ (نشیمن بنگلور 11 مئی 1969ء)

تبلیغی جماعت اور مرزائیت

بیرون ملک میں دین کی تبلیغ کے سلسلہ میں دیوبندی تبلیغی گروہ کے مشہور اہل قلم مولانا عبدالماجد دریا آبادی مدیر صدق جدید لکھنؤ قادیانی جماعت کے ایک کتابچہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''احمدیہ جماعت قادیان اپنے رنگ میں جو خدمت تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں کر رہی ہے۔ یہ رسالہ اسکا پورا مرقع ہے''۔ (صدق جدید 7 جون 1957ء بحوالہ تبلیغ اسلام قادیان)

دیوبندیت اور مرزائیت

مولوی عامر عثمانی دیوبندی' مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی شیخ التفسیر کا قول نقل کرتے ہیں:۔ ''مرزا غلام احمد قادیانی اصل میں تو نبی ہی تھے۔ لیکن میں نے ان کی نبوت کشید کر لی۔ اور یہ نبوت اب مجھے وحی کی منفعتوں سے نواز رہی ہے'' (ماہنامہ تجلی دیوبند ماہ جنوری 1957ء)

مرزائی مبلغ کے سامنے اپنے عالم ہونے اور مذہب سے واقفیت کا مولوی اشرفعلی تھانوی نے انکار کیا اور مرزائیت کے رد سے گریز کیا۔

(اضافات الیومیہ تھانوی حصہ صفحہ 446 سطر 4)

مرزا قادیانی کے کفر پر واقف ہو کر بھی اس کو سچا سمجھنے والے دیانۃً مسلمان ہی ہیں۔

(اضافات الیومیہ تھانوی حصہ 6 صفحہ 318 بحوالہ دیوبندی مذہب)

کوئی شخص اگر مرزا صاحب کے کفر پر مطلع ہو کر بھی تاویل کرے اور مرزا کو کافر نہ کہے تو کوئی حرج نہیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند حصہ اول صفحہ 8 بحوالہ دیوبندی مذہب)

(نوٹ)۔(1) مزید تفصیلات کے لیے کتاب ''نجد سے قادیان براستہ دیوبند'' مولفہ حضرت علامہ ضیاء اللہ قادری مطبوعہ قادری کتب خانہ سیالکوٹ۔

(2) ''زلزلہ'' اور تبلیغی جماعت'' از علامہ ارشد القادری مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور۔

(3) ''دعوت غور وفکر'' از علامہ تابش قصوری مطبوعہ الحبیب لاہور۔

(4) ''ابلیس تا دیوبند'' از علامہ فیض احمد اویسی مطبوعہ مکتبہ اویسیہ سیران روڈ بہاولپور کا مطالعہ کیجیے

گستاخیاں ہی گستاخیاں کفر ہی کفر (نعو ذبا اللہ)

خداتعالی کا جھوٹا ہونا ممکن ہے۔ (یکروزی مصنفہ اسماعیل دہلوی مطبوعہ مطبوعہ فاروقی صفحہ 145)

جھوٹ بولنے پر خدا قادر ہے۔ (فتاوی رشیدیہ جلد 1 صفحہ 10 مطبوعہ دہلی)

جھوٹ مقدور الہی۔ (خلاصہ کلام تھانوی بوادر النوادر جلد 1 صفحہ 210)

جھوٹ قدرت الہی میں داخل ہے۔ (فتاوی رشیدیہ جلد 1 صفحہ 19)

جھوٹ خدا کی صفات میں داخل ہے۔ (الجہد المقل از محمود الحسن دیوبندی جلد 2 صفحہ 40)

جھوٹی بات کہہ دینا خدا کے لیے ممکن ہے۔ (الجہد المقل جلد 1 صفحہ 83)

خدا سے چوری شراب خوری بھی ہو سکتی ہے۔

(تذکرۃ الخلیل مصنفہ عاشق الہی میرٹھی۔ مطبوعہ مشن پریس میرٹھ صفحہ 786' اخبار نظام الملک 25 اگست 1989ء)

خدا کے جھوٹ کا مسئلہ کوئی نیا نہیں۔

(براہین قاطعہ از خلیل احمد سہارنپوری مطبوعہ دیوبند صفحہ 2 سطر نمبر 15)

خداتعالی کو بندوں کے کاموں کی پہلے کچھ خبر نہیں۔

(تفسیر بلغۃ الحیران از حسین علی دیوبندی صفحہ 156 سطر نمبر 25)

خدا بھی بندوں کی طرح زمان و مکان کا محتاج ہے۔

(ایضاح الحق از اسماعیل دہلوی صفحہ 53)

رشید احمد گنگوہی کو مربی ماننا۔ (مرثیہ از محمود الحسن' دیوبندی صفحہ 12 سطر نمبر 1)

خداتعالی کو ہمیشہ علم غیب نہیں۔ (تقویۃ الایمان از اسماعیل دہلوی صفحہ 23 مطبوعہ اہلحدیث کانفرنس دہلی)

گنگوہی کی قبر کو طور' خود کلیم اللہ اور گنگوہی کو........تشبیہ۔

تمہاری تربت انور کو دیکر طور سے تشبیہ کہوں ہوں بار بار اَرِنی میری بھی دیکھی نادانی

(مرثیہ محمود الحسن صدر دیوبند صفحہ 17 سطر 11)

میں اللہ ہوں اور اللہ میں میں۔ مجھ میں منصور ہے اور میں منصور میں۔

(مولوی احمد علی لاہور کا دعوی۔ ماہنامہ تجلی دیوبند جنوری 1957 صفحہ 21)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا علم شیطان سے بھی کم ہے

(براہین قاطعہ مطبوعہ دیوبند صفحہ 51 مصنفہ خلیل احمد صدر دیوبند)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا علم ملک الموت سے بھی کم ہے۔

(براہین قاطعہ صفحہ 52 سطر 1)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا علم حیوانوں اور پاگلوں جیسا ہے۔

(حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرفعلی تھانوی مطبوعہ دیوبند صفحہ 18)

بعض علم غیب کی حیثیت سے بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام اور دوسری مخلوق میں کوئی فرق نہیں۔

(حفظ الایمان صفحہ 18 سطر 22)

خاتم النبیین کا معنی محصور در ختم نبوت زمانی کے حصر کا انکار۔

(تحذیر الناس مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی مطبوعہ دیوبند صفحہ 2 سطر 17)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہو تو ختم نبوۃ محمدی میں کوئی فرق نہیں آتا۔

(تحذیر الناس صفحہ 64 سطر نمبر 12)

نماز میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا خیال لانا بیل گدھے کے خیال سے بھی کئی درجے بدتر ہے۔

(صراط مستقیم مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی مطبوعہ مجتبائی پریس صفحہ 86 سطر نمبر 3)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام بڑے بھائی ہیں۔ (تقویۃ الایمان مطبوعہ دہلی صفحہ 68-71)

----------چمار سے بھی زیادہ ذلیل۔ (تقویۃ الایمان صفحہ 16)

----------مٹی میں مل چکے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ 69)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی چیز کے بھی مختار نہیں۔

(تقویۃ الایمان صفحہ 47)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا میلاد منانا کرشن کے جنم دن منانے سے بدتر ہے۔

(براہین قاطعہ۔ مطبوعہ دیوبند صفحہ 147 14)

ہر نبی گاؤں کے چوہدری کی طرح۔ (تقویۃ الایمان صفحہ 72)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اردو دیوبند سے سیکھی۔ (براہین قاطعہ صفحہ 26)

نبیوں کو اپنی آخرت کا کچھ پتہ نہیں۔ (تقویۃ الایمان صفحہ 31)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر کرنا حرام ہے۔ (فتاوی رشیدیہ کامل صفحہ 435 مطبوعہ کراچی)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا غم کرنا حرام ہے۔ (فتاوی رشیدیہ کامل صفحہ 275 مطبوعہ کراچی)

یارسول اللہ ﷺ پکارنا ناجائز ہے۔ (فتاوی رشیدیہ کامل صفحہ 334)

محرم میں سبیل لگانا دودھ شربت پلانا حرام ہے۔ (فتاوی رشیدیہ کامل 435)

شہیدان کربلا کا مرثیہ جلانا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے۔ (فتاوی رشیدیہ کامل صفحہ 276)

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے حضور ﷺ نے بلا عدت نکاح کرلیا۔ (بلغۃ الحیران صفحہ 267)

رسولوں کا کمال عذاب الٰہی سے نجات پالینی ہے۔ (بلغۃ الحیران صفحہ 244)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر کہنے والا سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔

(فتاوی رشیدیہ صفحہ 141 جلد 2)

محفل میلاد ناجائز ہے۔ (فتاوی رشیدیہ کامل صفحہ 410)

(نوٹ) مزید تفصیلات کے لیے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ کریں:۔

(1)۔ دعوت فکر از محمد تابش قصوری (2)۔ تعارف علمائے دیوبند از حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ (3)۔ الوہابیت۔ عقائد وہابیہ۔ وہابی توحید۔ فقہ وہابیہ۔ وہابی مذہب۔ از علامہ ضیاء اللہ قادری (4)۔ دیوبندی مذہب۔ از مولانا غلام مہر علی صاحب (5)۔ مشعل راہ۔ از علامہ عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری۔

دیوبندی حضرات کی تو یہ حالت ہے کہ ایک گروہ (نانوتوی گروہ) حیات النبی کا قائل ہے دوسری طرف (غلام اللہ خان گروپ) ممات النبی کا۔ ایک طرف مدنی گروپ جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو حق پر سمجھتا ہے اور دوسری طرف ملتانی گروہ (عطاء المنعم) ہے جو یزید پلید کو حق پر سمجھتا ہے۔ ایک طرف کاندھلوی گروپ ہے جو تبلیغی جماعت کے مشن کو واجب سمجھتا ہے اس کے برعکس دوسرا گروپ تھانوی صاحب کا ہے جو اس فعل کو بدعت ضلالۃ کہتا ہے۔ ایک طرف مولوی حق نواز جھنگوی گروپ سپاہ صحابہ کو الہامی جماعت سمجھتا ہے۔ دوسری طرف قاضی مظہر حسین (چکوال گروپ) ہے جو اسے یزید پلید اینڈ کمپنی کا نام دیتا ہے۔ غرضیکہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور

پیغمبر کو اپنی اور امت کی آخرت کا کوئی پتہ نہیں کہ ان کے ساتھ کیا ہوگا۔

(براہین قاطعہ صفحہ 52)

لیکن مولوی سید احمد دیوبندی کو دیکھ کر بہشتی اور دوزخی کا پتہ چل جاتا تھا۔ (تاریخ عجیبہ صفحہ 94)

رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان صفحہ 58) لیکن مولوی رشید احمد گنگوہی سے جو چاہو چاہنا۔ (اکشاف صفحہ 186)

غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر؟ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ 47 مصنفہ راشد کمپنی دیوبند) لیکن مولوی احمد علی لاہوری معمولی توجہ سے حلت وحرمت معلوم کرلیا

کرتے تھے۔ (ماہنامہ الرشید لاہور دار العلوم دیوبند صفحہ 560)

اللہ تعالیٰ کے سوا: غیروں سے مدد مانگے وہ مشرک' بے دین' بدترین لعنتی ہے۔ (تذکیر الاخوان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی صفحہ 343) لیکن حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی اپنے پیرو مرشد خواجہ نور محمد صاحب کے متعلق لکھتے ہیں۔

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا — آسرا دنیا میں ہے بس تمہاری ذات کا

(امداد المشتاق صفحہ 116 از مولوی اشرف علی تھانوی' شمائم امدادیہ صفحہ 84)

مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کہتے ہیں:۔

مدد کرائے کرم احمدی کہ تیرے سوا — نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار
مگر کرے روح القدس میری مددگاری — تو اس کی مدح میں کروں میں رقم اشعار
جو جبرائیل مدد پر ہو فکر کی میرے — تو آگے بڑھ کر کہوں کہ جہان کے سردار

(قصائد قاسمی صفحہ 78)

کوئی کسی کے لیے حاجت روا' اور مشکل کشاء و دستگیر کس طرح ہو سکتا ہے ایسے عقائد والے پکے کافر ہیں۔ ان کا کوئی نکاح نہیں۔ ایسے عقائد پر مطلع ہو کر جو انہیں کافر مشرک نہ کہے وہ بھی ایسا ہی کافر ہے۔ (جواہر القرآن صفحہ 147 ملخصاً از مولوی غلام خان)

لیکن مولوی اشرفعلی تھانوی اور حسین احمد کانگریسی کا عقیدہ:۔

کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے رب — ہادی عالم علی مشکل کشاء کے واسطے

(تعلیم الدین صفحہ 134 از اشرفعلی تھانوی' سلاسل طیبہ صفحہ 22 از حسین احمد)

مولوی اشرفعلی کا اقرار

بعض علوم غیبیہ میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید بکر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان صفحہ 8)

لیکن مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کا انکار

جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے۔ (المہند صفحہ 36)

عطاء اللہ شاہ بخاری کا اقرار

فرط عقیدت سے کبھی حضرت احمد علی (لاہوری) علیہ الرحمۃ کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے اور کبھی حضرت کی داڑھی مبارک چومنے لگتے۔ (خدام الدین صفحہ 18 ستمبر 1962ء)

لیکن مولوی غلام خان کا انکار

زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دیدیا اور اس کے سامنے دوزانو بیٹھ گئے تو سب افعال اس پیر کی عبادت ہوں گے اور اللہ کے نزدیک موجب لعنت ہوں گے (جواہر القرآن صفحہ 61)

جو ان کو کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ (جواہر القرآن صفحہ 77)

مولوی اسماعیل دہلوی کا انکار۔

قبروں پر چادریں چڑھانا (پھول ڈالنا) مقبرے بنانا۔ تاریخ لکھنا یہ کام کرنے والے مسلمان نہیں۔ (تذکیر الاخوان صفحہ 86)

لیکن سپاہ صحابہ کا اقرار۔

سپاہ صحابہ کے قائدین نے حق نواز جھنگوی کے مزار پر حاضری دی۔ پھولوں کی چادریں چڑھائیں۔ لوگوں نے مولانا اعظم طارق کو دولہا بنایا۔ ڈولی پر نوٹ نچھاور کیے گئے

(روزنامہ جنگ لاہور 6 مارچ 1992)

مزید تفصیلات کے لیے :۔ اکابر دیوبند کا تکفیری افسانہ۔

مرتبہ مولانا حسن علی رضوی مطبوعہ مکتبہ فریدیہ ساہیوال۔

منافقین کے اس گروہ نے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کیلئے کئی رنگ بدلے۔ اپنے عقیدہ اور مسلک کو پہلے تقیہ کے طور پر چھپائے رکھنا اور پھر جب قدم جم جائیں تو آہستہ آہستہ ظاہر کرنا اس بدترین گروہ کی فطرت ہے۔ ان کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کی ایک عیاری ملاحظہ فرمائیں۔

''تربیت واصلاح کا کام بڑا ہی نازک ہے۔ اس میں بڑے فن کی ضرورت ہے شیخ کا ولی ہونا بزرگ ہونا، قطب ہونا۔ غوث ہونا ضروری نہیں۔ ماہر فن ہونا ضروری ہے شیخ کا متقی، پرہیزگار زاہد، عابد ہونا بھی ضروری نہیں لیکن ماہر فن ہو۔'' (افادات الیومیہ جلد 8 صفحہ 54 جزو اول)

گویا کہ اپنے عقائد رذیلہ اور افکار فاسدہ کے فروغ اور اشاعت کے لئے ایک شاطرانہ اصول وضع کر دیا۔ اب اس اصول کے تحت دیوبندیوں وہابیوں کی قلابازیاں ملاحظہ فرمائیں؛

''حضرت حکیم الامت تھانوی کی روایت ہے فرماتے تھے کہ ایک صاحب نے میرٹھ میں مولانا (نانوتوی) سے دریافت کیا مولوی عبدالسمیع صاحب تو مولود شریف کرتے ہیں، آپ کیوں نہیں کرتے علمائے دیوبند کی طرف سے اسی سوال کے جواب میں ہزار ہا ہزار صفحات جس زمانہ میں شائع ہو رہے تھے۔ عین انہی دنوں میں جماعت کے امام کبیر (قاسم نانوتوی) کی زبان سے یہ جواب بھی سنا گیا تھا۔ کہ بھائی! انہیں مولوی عبدالسمیع صاحب کو سرور عالم ﷺ سے زیادہ محبت معلوم ہوتی ہے۔ مجھے بھی اللہ تعالی محبت نصیب کرے''۔ (قصص الہادی صفحہ 21\75 ذی الحجہ 56ء) حضرت تھانوی یہ بھی فرماتے تھے۔ یہ جواب جب مولوی عبدالسمیع کے کانوں تک کسی طرح پہنچ گیا۔ خود حکیم الامت سے کہنے لگے ''ایسے سے بھلا کوئی کیا لڑے''

(سوانح قاسمی جلد اول صفحہ 471 تا 472)

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی علیہ الرحمہ کا عقیدہ۔

حضرت (حاجی صاحب اکابر دیوبند کے پیرومرشد) سے کسی نے پوچھا کہ قیام مولود کیسا ہے؟ فرمایا! ''مجھے تو لطف آتا ہے'' (ارواح ثلاثہ صفحہ 220)

اب مولوی رشید احمد گنگوہی جو کہ دیوبندیوں کے قطب العالم ہیں کی ہیرا پھیری ملاحظہ فرمائیں ''حجت قول وفعل مشائخ سے نہیں ہوتی ۔۔۔۔۔۔ جناب حاجی (امداد اللہ) سلمہ اللہ کا ذکر کرنا سوالات شرعیہ میں بے جا ہے'' (فتاوی رشیدیہ جلد 1 صفحہ 91 کتاب البدعات)

مولوی اشرفعلی تھانوی نے کاروباری عقیدہ کے تحت محض تنخواہ کے لیے تقیہ کر کے قیام و مولود جائز ظاہر کیے رکھا ''کانپور میں مجلس میلاد قائم ہوتی ہے اور لوگ کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں میرا جی جلتا ہے۔ مگر بہرحال کانپور میں قیام کرنا قریب بحال دیکھا اور منظور تھا وہاں رہنا کیونکہ دنیاوی منفعت بھی ہے کہ مدرسہ سے تنخواہ ملتی ہے'' (سیف یمانی صفحہ 23,24)

خیال فرمائیں۔ مذہبی خودکشی کی ایسی بدترین مثال دنیا کے کس مذہب میں ملتی ہے؟ اپنی تنخواہ کے لیے قیام ومیلاد جائز ہو گیا۔ کیسی منافقت اور رذالت ہے۔ جب دیوبندی قطب عالم مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو علم ہوا کہ ان کا حکیم الامت کانپور میں چند ٹکوں کے لالچ میں میلاد وقیام میں شرکت کر رہا ہے۔ انہوں نے سختی سے ڈانٹا۔ اور ان کو گنگوہ سے کانپور خط لکھا۔ یہ بات مولوی رشید احمد گنگوہی کے سوانح نگار مولوی عاشق الہی میرٹھی دیوبندی نے خود ہی کھول دی اس نے مولوی اشرف علی تھانوی کا جوابی مکتوب شائع کر دیا۔ ملاحظہ ہو۔

بوائد خدمت بابرکت قدوۃ العرفاء زبدۃ الفضلاء حضرت مولانا رشید احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ تسلیم بعد تعظیم قبول باد والا نامہ شرف صدور لایا معزز فرمایا حضرت عالی کے ارشادات سے اس عمل (مولود وقیام) کے جو مفاسد علمیہ وعملیہ عوام میں غالب ہیں پیش نظر ہو گئے اور ارادہ کر لیا کہ ہرگز ایسی مجالس میں شرکت نہ ہو گی۔ اب یہاں کانپور کی حالت عرض کر کے جواب کا

انتظار ہے۔۔۔۔۔(مولود وقیام) کی پوری طرح مخالفت کر کے قیام دشوار ہے گو اب بھی یہاں
کے بعض علماء مجھے وہاب کہتے ہیں اور بعض بیرونی علماء بھی یہاں آکر لوگوں کو سمجھا گئے ہیں یہ شخص
(اشرفعلی) وہابی ہے۔اس کے دھوکے میں نہ آنا۔۔۔۔اب تین صورتیں محتمل ہیں ایک یہ کہ ایسے
موقعہ پر کوئی حیلہ (بہانہ) کر دیا کروں گا مگر اس کا ہمیشہ چلنا محال ہے دوسرے یہ کہ صاف مخالفت
کی جائے مگر اس میں نہایت شور وفتنہ ہے جس کی حد نہیں دینوی مضرت ہے کہ اس میں جہلاء (اہل
السنت) عوام سے ایذا رسانی کا اندیشہ ہے دینی مضرت یہ ہے کہ اب تک جو ان لوگوں کے
(دھوکہ سے) عقائد واعمال کی اصلاح ہوگئی ہے (وہابی بنایا ہے) سب بے اثر بے وقعت ہو جائے
گی اس بدگمانی میں کہ یہ شخص وہابی ہے اب تک پوشیدہ رہا تیسری صورت یہ ہے کہ یہاں کا تعلق
ملازمت ترک کر دیا جائے۔۔۔۔یہاں ربیع الاول وآخر میں ان مجالس (مولود) کی زیادہ
کثرت ہے۔۔۔۔الخ اشرفعلی کانپور 29 محرم 1325ھ

(تذکرۃ الرشید جلد 1 صفحہ:135,136)

سنی مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ یہ وہابی دیوبندی لوگ تنخواہ وملازمت اور وہابیت
پھیلانے کے لیے تقیہ کرتے ہیں اور دھوکہ دینے کے لیے مولود وقیام تک بھی کر گزرتے ہیں

تقیہ بازی کی حد ہوگئی کہ خود دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرفعلی تھانوی نے
(الافاضات الیومیہ'' جلد چھ صفحہ: 255 پر لکھا ہے کہ'' جس وقت حضرت مولانا محمود الحسن کا موٹر
چلا تو ایک دم اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا اور پھر اس کے بعد گاندھی جی کی جے مولوی محمود الحسن کی جے
کے نعرے بلند ہوئے'' دیوبندی امیر شریعت عطا اللہ بخاری احراری نے دیناج پور جیل میں اپنا
نام پنڈت کرپارام برہمچاری رکھ لیا تھا (کتاب عطاء اللہ بخاری صفحہ:73,72)

ذکر وفات وحیات ومجددیت حضرت سید احمد صاحب کا ہوا۔فرمایا کہ معتقدین ان کو مجدد اس
صدی کا کہتے ہیں اور بعضوں کا اعتقاد ہے کہ وہ زندہ ہیں مگر قرائن وآثار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ

وہ شہید ہوئے ہیں اور اس ضمن میں واقعہ دیوبند کا فرمایا۔اور ارشاد فرمایا کہ آدمیوں نے حضرت کا
بدن پایا۔سر کہ بموجب وصیت کے جدا کر دیا گیا تھا' نہیں ملا امر سنگھ (سکھ) نے بعظیم واکرام
عام مزار تیار کیا''۔(ساتھ ہی لکھتے ہیں) کہ وہاں ایک بزرگ نے حضرت سید کو بعد شہادت
دیکھا (امداد المشتاق از اشرفعلی تھانوی صفحہ 61)

مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار' چمنستان صفحہ 187 پر صدر دیوبند مولوی حسین احمد
کانگریسی اجودھیاباشی کے متعلق لکھتے ہیں:-

حسین احمد سے کہتے ہیں خزف ریزے مدینے کے
کہ لٹو آپ بھی کیا ہو گئے سنگم کے موتی پر

اور دیوبندی امیر شریعت عطاء اللہ بخاری اور کانگریس کی ذیلی تنظیم احرار پارٹی کے متعلق لکھتے ہیں

ہندوؤں سے نہ سکھوں سے نہ سرکار سے — گلہ رسوائی اسلام کا احرار سے ہے
پانچ ٹکوں کا ہے پابند شریعت کا امیر — اس میں طاقت ہے تو کرپان کی جھنکار سے ہے
آج اسلام اگر ہند میں ہے خوار و ذلیل — سب یہ ذلت اسی طبقہ' غدار سے ہے

(چمنستان صفحہ 4)

اس بدترین اور ناپاک گروہ کے نزدیک جھوٹ کوئی معیوب بات نہیں۔بلکہ امامت کے تحفظ کے
لئے بدعتی کی خوشامد بھی درست ہے دیوبندی قطب العالم رشید احمد گنگوہی اپنے فتاوی رشیدیہ صفحہ
220 پر لکھتے ہیں:-

سوال: اگر نمازیان مسجد بدعتی ہوں۔مگر بوجہ اس کے کہ اخلاق اور محبت ان سے کرنے سے
وہ میری امامت سے خوش رہیں گے ورنہ بغض رہے گا اور جماعت میں فساد پڑے گا۔لہذا ان
سے سلام واخلاق وغیرہ کرنا اولی ہے یا ادنی؟

جواب: اس وجہ سے مدارت درست ہے۔دیوبندیوں کے شیخ العرب والعجم مولانا حسین

احمد مدنی تحریر کرتے ہیں ۔" مسئلہ نداء رسول اللہ ﷺ میں وہابیہ مطلقاً منع کرتے ہیں ۔ اور یہ
حضرات (دیوبندی) نہایت تفصیل فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لفظ یا رسول اللہ ﷺ اگر بلالحاظ
معنی ایسی طرح نکلا ہے جیسے لوگ بوقت مصیبت و تکلیف ماں اور باپ کو پکارتے ہیں تو بلاشک
جائز ہے علی ہذا القیاس اگر بلالحاظ معنی درود شریف کے ضمن میں کہا جاوے گا' تو بھی جائز ہوگا علی
ہذا القیاس اگر کسی سے محبت وشدت وجد و تو فرعشق میں نکلا ہے ۔ تب بھی جائز ہے اور اگر اس
عقیدے سے کہا کہ اللہ تعالیٰ حضور اکرم ﷺ تک اپنے فضل و کرم سے ہماری نداء کو پہنچادیگا ۔ اگر
چہ ہر وقت پہنچا دینا ضروری نہ ہوگا ۔ مگر اس امید پر وہ ان الفاظ کو استعمال کرتا تو اس میں بھی کوئی
حرج نہیں "۔ (الشہاب الثاقب مطبوعہ انجمن ارشاد المسلمین لاہور صفحہ 243،244)

لیکن اس کے برعکس دیوبندی "یا رسول اللہ" کہنا شرک گردانتے ہیں اور یا رسول اللہ کہنے
والے کو سرے سے مشرک کہتے ہیں یہ دوغلی پالیسی کیسی ہے؟ ایک ہی گھر سے بیک وقت دو متضاد
باتیں ان کے مجدد اور حکیم الامت مولوی اشرفعلی تھانوی کی جدت طرازی اور کرشمہ سازی دیکھیے
ابن ماجہ باب صلوۃ الحاجۃ میں حضرت عثمان بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک نابینا بارگاہ
رسالت میں حاضر ہوکر طالب دعا ہوئے ۔ ان کو سرکار ابد قرار ﷺ نے یہ دعا ارشاد فرمائی ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ
قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ قَالَ اَبُوْ
اِسْحَاقَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے مدد مانگتا ہوں ۔ اور تیری طرف حضور علیہ السلام نبی الرحمۃ کے
ساتھ متوجہ ہوتا ہوں ۔ یا محمد ﷺ میں نے آپ کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف اپنی اس
حاجت میں توجہ کی ۔ تاکہ حاجت پوری ہو ۔ اے اللہ! میرے لیے حضور کی شفاعت قبول فرما ۔ ابو
اسحاق نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے ۔

یہ دعا قیامت تک کے مسلمانوں کو سکھائی گئی ہے ۔ ادھر تھانوی صاحب کی جرأت
دیکھیے ۔ انہوں نے یا محمد انی قد توجهت بک الی ربی کے الفاظ نکال دیئے اور
بمصداق "عذر گناہ بدتر از گناہ" یہ لکھ دیا کہ اختصرته لان النداء الوارد فيه لا دليل
على بقائه بعد حياته عليه السلام
یعنی میں نے صیغہ نداء اور خطاب کی تمام عبارت نکال کر اس حدیث کو اس لیے مختصر کر دیا کہ اس
حدیث میں یا محمد نداء اور خطاب کے الفاظ وارد ہیں اور حضور ﷺ کی حیات کے بعد ان کے باقی
رہنے پر کوئی دلیل نہیں ۔

(مناجات مقبول صفحہ 114 مطبوعہ اصح المطابع بحوالہ دیوبندی حقائق صفحہ 133)

یہ ہے منافقین کی سینہ زوری اور بدعقیدگی کہ اپنے غلط اور غلیظ ناپاک عقیدے کی تائید
کے لئے رسول پاک ﷺ کی حدیث پاک میں ترمیم کر دی اور کس بیباکی کے ساتھ یہ تاثر دیا ہے
کہ معاذ اللہ حضور اقدس ﷺ اب حیات نہیں ۔

کسے خبر تھی کہ لے کر چراغ مصطفوی
جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بولہبی

مسٹر مودودی کا اقرار :۔

یہ (میلاد) جسے ہادی اسلام ﷺ سے منسوب کیا جاتا ہے حقیقت میں اسلامی تہوار نہیں
۔ اس کا کوئی ثبوت اسلام میں نہیں ملتا ۔ حتیٰ کہ صحابہ کرام نے بھی اس دن کو نہیں منایا ۔ صد افسوس
اس دن کو دیوالی اور دسہرہ کی شکل دے دی گئی ہے ۔

(ہفت روزہ قندیل لاہور 3 جولائی 1966)

لیکن بیگم مسٹر مودودی کا اس فتوی سے انکار:۔

گزشتہ دنوں لیڈیز کلب ماڈل ٹاون میں بیگم ڈاکٹر عباس علی کی زیر قیادت محفل میلاد منعقد ہوئی۔ محفل میں نعتوں اور درود شریف کے علاوہ خواتین کو اسلامی طرز فکر کے مطابق زندگی کو استوار کرنے کی خاطر بیگم مولانا مودودی نے پر اثر تقریر کی........

(روزنامہ مشرق 65\11\26)

دوغلی پالیسی اور منافقت کا اندازہ لگائیں کہ مولوی خیر محمد ملتانی نے نماز حنفی مترجم مرتب کی جسے مکتبہ امدادیہ ملتان نے شائع کیا اس کے صفحہ 42 پر لکھتے ہیں ''جنازہ کو قبرستان کی طرف لے جاتے وقت راستہ میں اونچی اونچی نعت خوانی یا ورد کلمہ شریف جائز نہیں''۔

موو ی اشرف علی تھانوی نے اپنے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے ملفوظات پر مشتمل ایک کتاب امداد المشتاق تصنیف کی۔ اس کتاب کے صفحہ 205 \204 پر حال متعلق وصال شریف کے تحت لکھتے ہیں ''بروایت معتبر معلوم ہوا کہ حضرت صاحب نے مرض وفات میں مولوی محمد اسماعیل صاحب بن ملا نواب صاحب کو جو بجائے خود ایک شیخ ہیں اور حضرت سے ان کو بہت انس تھا ۔ یہ وصیت فرمائی کہ میں چاہتا ہوں۔ میرے جنازے کے ساتھ ذکر جہر ہو۔ انہوں نے کہا کہ مناسب نہیں آپ نے حسب عادت فرمایا۔ اچھا جیسی مرضی ہو۔ غرض جب جنازہ لے چلے ایک عرب بولا۔ اذکرو االلہ۔ سب ہمرائیوں نے ذکر جہر شروع کر دیا۔

اس سے علاوہ ایک کرامت کہ حضرت صاحب کا غایت حب ذکر اللہ صاف ثابت ہے اور اشارہ اس طرف بھی ہے کہ میت اس کو ادراک کر کے متلذذ ہو سکتا ہے۔ (امداد المشتاق از اشرف علی تھانوی صفحہ 204\205) جب انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہیں تو یا رسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا۔ اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں۔ بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے۔

(فتاوی رشیدیہ حصہ سوم صفحہ 90)

(65) فرمایا کہ الصلو و السلام علیک یا رسول اللہ بصیغہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں۔ یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے۔ لہ الخلق و الا مر عالم امر مقید بجہت وطرف وقرب و بعد وغیرہ نہیں ہے۔ پس اس کے جواز میں شک نہیں ہے۔

(امداد المشتاق از اشرفعلی تھانوی صفحہ 59)

مولوی اسماعیل دہلوی تقویۃ الایمان صفحہ 7 پر لکھتے ہیں:۔

''اللہ تعالی نے کسی کو عالم میں تصرف کی قدرت نہیں دی''۔ صفحہ 58 سارا کاروبار جہاں کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا''۔

منافقت کی انتہا دیکھیے۔ اہل اللہ کی عظمت علمائے دیوبند کی نظر میں'' مصنفہ اخلاق حسین قاسمی صدر جمعیۃ العلماء صوبہ دہلی صفحہ 38 پر لکھتے ہیں'' مومن کی روح خاص کر اولیائے حق اور صلحائے امت کی روحیں جسم سے جدائی کے بعد اس عالم میں تصرف کی قدرت رکھتی ہیں۔ اور ان ارواح کا تصرف قانون الہی کے مطابق ہوتا ہے''۔

مولوی ضیاء الرحمن فاروقی سرپرست اعلی سپاہ صحابہ کا ایک مضمون روزنامہ جھنگ 15 فروری 1992ء میں چھپا۔ انہوں نے لکھا کہ ''مسلکی جھگڑوں اور ہر مسجد و مکتب میں ہونے والی باہمی لڑائی کے خاتمے میں حق نواز کی روح کارفرما ہے''۔

(نوٹ):۔ اگر کوئی مسلمان محبوبان الہی کے بعد از وفات روحانی تصرف کا قائل ہو تو دیوبندی دھرم جھٹ کفر کا فتوی دیتا ہے۔

مولوی اشرفعلی تھانوی ''تعلیم الدین'' صفحہ 118 پر لکھتے ہیں

''کوئی روح اپنا بدن حالت حیات میں چھوڑ کر دوسرے مردے کے بدن میں چلی جائے یہ بات ریاضت سے حاصل ہو سکتی ہے''۔

مگر رشید احمد گنگوہی فتاوی رشیدیہ صفحہ 116 جدید پر تحریر کرتے ہیں ''بعض علماء نے مسجد میں رفع

صوت کو اگرچہ بذکر ہو مکروہ رکھا ہے۔لہذا مسجد میں اس کا نہ ہونا مستحسن ہے''۔مولوی محمد زکریا صاحب تاریخ مشائخ چشت صفحہ 270 پر لکھتے ہیں:۔

''رات کے وقت اعلیٰ حضرت (حاجی امداد اللہ صاحب) حسب معمول تہجد اور اذکار کے لئے اٹھے اور وضو فرما کر مسجد میں تشریف لے گئے تو (حضرت رشید احمد گنگوہی) بھی بیدار ہو گئے اور وضو فرما کر مسجد کے دوسرے گوشے میں تہجد اور ذکر میں مشغول ہو گئے۔خود فرمایا کرتے تھے کہ اس وقت گلا اچھا تھا اور طاقت وقوت بھی تھی۔خوب ذکر جہر کے ساتھ کیا۔صبح کو اعلیٰ حضرت نے فرمایا ۔تم نے ایسا ذکر کیا جیسے کوئی بڑا مشاق (ماہر) کرنے والا ہو۔بس اس دن سے مجھے ذکر کے ساتھ محبت ہو گئی اور نہ کوئی وجہ شرعی اسکی ممانعت کی معلوم ہوئی''۔ (تذکرۃ 1\49)

قارئین کرام! اس بدترین منافق قوم کے بارے میں آپ نے اس مختصر تحریر سے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ انہوں نے مسلمانوں کا روپ دھار کر مسلمانوں کے سینے میں کتنے خنجر پیوست کیے۔ناموس رسالت سے لیکر ولیوں کے کفن تک کسی کو معاف نہ کیا۔

جوش جنوں نے ایسی اڑائی ہیں دھجیاں
چھوڑا نہ ایک بھی جیب وگریباں کے تار کو

ان کی ایسی فتنہ انگیز کارستانیوں کا رونا خود ان کے اپنوں نے رویا ہے۔ چنانچہ دیوبندیوں وہابیوں کے ممدوح خطیب آغا شورش کاشمیری مرحوم لکھتے ہیں:۔

گاہ گنگا' گاہ جمنا پر وضو کرنے لگے ! ہم انہیں عالم سمجھتے تھے مگر دجال ہیں !
پیرو مرشد تھے کبھی انکے ولبھ بھائی ٹپیل اب بھی ان کے ذہن میں پنڈت جواہر لال ہیں
قائد اعظم کی شخصیت سے نفرت آج تک اس پہ دعوی یہ کہ اپنے دور کے ابدال ہیں
پانی پت کے دھرم دھاری کلچڑی گنجی کے ساتھ کیسے کیسے لوگ شورش صاحب اقبال ہیں

(بحوالہ پاک وہند کی چند اسلامی تحریکیں اور علمائے حق صفحہ 107)

مفتی محمود نے ایک بار فرمایا تھا کہ خدا کا شکر ہے کہ ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہ تھے۔لیکن ان کے فرزند ارجمند فضل الرحمٰن نے اپنی آبائی روایت کو مزید چار چاند لگا دیئے ''مسلم فسادات میں بھارتی حکومت ملوث نہیں۔ایسے فسادات یہاں بھی ہوتے رہتے ہیں''

(نوائے وقت لاہور 19\1\86)

''بھارت کا مسلمان پاکستان کے مسلمان سے مذہبی اور سیاسی طور پر زیادہ آزاد ہے''۔

وقار انبالوی نے مولوی فضل الرحمٰن کو مشورہ دیا تھا کہ ''مولانا سے کون کہے کہ پھر آپ پاکستان میں اپنی عمر عزیز کیوں ضائع کر رہے ہیں۔مذہبی اور سیاسی آزادی کا نعرہ اٹھانے کے لئے بھارت کیوں نہیں چلے جاتے''؟ (روزنامہ نوائے وقت لاہور 20 جنوری 1986ء)

مولانا حسین احمد مدنی کے فرزند مولانا اسعد مدنی صدر جمعیۃ علماء دیو رکن بھارتی پارلیمنٹ نائب صدر اندرا کانگریس یو۔پی پاکستان آئے تو پاکستان کیخلاف ایسا نازیبا بیان دیا کہ ہر محب وطن پاکستانی نے اس کی مذمت کی اور حکومت پاکستان سے ان کے بیان کا نوٹس لینے کا مطالبہ کیا۔

(روزنامہ جنگ لاہور مورخہ 18 دسمبر 1984ء)

علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے اسی تصور پر ضرب کاری لگاتے ہوئے فرمایا تھا۔

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

مولانا شبیر احمد عثمانی کے برادرزادہ جناب عثمانی (فاضل دیوبند) مدیر ماہنامہ تجلی دیوبند فروری 1977ء فرماتے ہیں:۔

حروف دیوبند (د۔ی۔و۔ب۔ن۔د)

دغا کی دال ہے یا جوج کی ہے ی اس میں　　وطن فروشی کا واؤ بدی کی ب اس میں
جو اس کے نون میں نار جحیم غلطاں ہے　　تو اس کی دال سے دہقانیت نمایاں ہے
ملے یہ حرف تو بے چارہ دیوبند بنا　　برے خمیر سے یہ شہر ناپسند بنا

دارالعلوم دیوبند کے نام

کیا گردش دوراں کا فسوں دیکھ رہا ہوں　　دیوبند ترا حال زبوں دیکھ رہا ہوں
اللہ رے یہ مسند افتاء کی اہانت　　اپنوں کا بھی ہوتا ہوا خوں دیکھ رہا ہوں
جو داعی اسلام تھے اہل حرم کی　　باپختہ مگر جوش جنون دیکھ رہا ہوں
اسلاف کے دل بھی تیرے فتووں سے ہیں مجروح　　تکفیر کا یہ شوق فزوں دیکھ رہا ہوں
غیروں سے ہے الفت تجھے اپنوں سے ہے الجھاؤ　　بدلا ہوا انداز جنوں دیکھ رہا ہوں
یہ منصب افتاء ارے فتووں کی یہ اندھیر　　فنکاریٔ شیطاں کا فسوں دیکھ رہا ہوں

حق گوئی و بیباکی اسلاف کی سوگند
تجھ کو پئے اغراض زبوں دیکھ رہا ہوں!

(ماہنامہ تجلی دیوبند، مئی 1957ء)

آخری گزارش

موجودہ دور میں ہر انسان اپنے معاشی ومعاشرتی مسائل کی وجہ سے انتہائی مصروف ہے اور مستزاد یہ کہ مولوی نما منافقین کی مذہبی ڈرامہ بازی سے اتنا تنگ ہے کہ

عشق کو اہل ہوس نے اس قدر رسوا کیا
اب وفا کا نام لینے سے بھی گھبراتے ہیں لوگ

یہ مختصری تحریر پیش کی گئی ہے تاکہ منافقین کی نقاب کشائی ہو جائے۔ دوست اور دشمن کی پہچان ہو۔ ضخیم کتابیں پڑھنے کے لیے خاصا وقت درکار ہوتا ہے۔ یہ تحریر پڑھنے کے بعد غیر ذمہ داری اور غیر سنجیدگی کا ہرگز مظاہرہ نہ کریں۔ بلکہ

(1)۔ اللہ تبارک وتعالی کی بارگاہ اقدس میں محبوبان خدا کے وسیلہ جلیلہ سے معافی اور ہمیشہ ہمیشہ ان گستاخ وبے ادب لوگوں سے بچنے کی توفیق طلب کرتے رہیں۔

(2)۔ کسی بھی مرحلے پر ان سے اشتراک اتحاد واتفاق اور ارتباط نہ رکھیں بلکہ اپنے مسلکی امتیاز اور دینی تشخص کو قائم رکھیں

(3)۔ ہر روز کچھ وقت نکال کر اپنے مسلک عقیدے پر مبنی لٹریچر کا ضرور مطالعہ کریں۔

(4)۔ ہر مسئلہ میں اپنے علمائے کرام سے رہنمائی حاصل کریں کسی سے بحث مباحثہ میں الجھنے کی ضرورت نہیں

(5)۔ شریعت مطہرہ کی اتباع میں ہی نجات ہے حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ رسالت پناہ میں کثرت سے صلوۃ وسلام عرض کیا کریں۔ وہ کریم آقا ﷺ اپنی توجہ خاص سے عقیدہ وایمان کا تحفظ فرمائیں گے

(6)۔ عبادات کی ادائیگی معاملات کا سلجھاؤ کردار کی بلندی اخلاق کی شائستگی ان سب کی بنیاد

اخلاص وللہیت پر رکھیں گویا ہر کام اللہ تعالی اور اس کے محبوب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے ہو۔

حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد اقدس ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ روایت فرماتے ہیں جس میں تین خصلتیں ہوں وہ ایمان کی لذت وحلاوت پالے گا ایک یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے تمام ماسوا سے پیارے ہوں دوسری یہ کہ وہ کسی آدمی سے صرف اللہ کے لیے محبت کرے یعنی ﴿الحب للہ و البغض للہ﴾ اور تیسری یہ کہ وہ کفر میں لوٹ جانا ایسا برا سمجھے جیسا کہ آگ میں پھینکے جانے کو برا سمجھتا ہے۔ (بخاری شریف)

(7)۔ نور بشر' علم غیب' حاضر ناظر' ایصال ثواب' میلاد شریف' گیارہویں شریف' صلوۃ وسلام 'دعاء بعد از نماز جنازہ وغیرہ مسائل ان منافقین کا ان مسائل پر بحث مباحثہ کا مقصد یہ کہ مسلمانوں کی توجہ کفریہ عبارات کفریہ عقائد اور ان کے بڑوں کی گستاخیوں اور بے ادبیوں کی طرف سے ہٹائی جائے اگر آپ ان سے کافرانہ حرکات کے بارے میں باتیں کریں تو کہتے ہیں انکا مقصد اور مطلب تمہاری سمجھ سے بالاتر ہے کبھی بھی اپنی غلطی کو تسلیم نہیں کریں گے اور بات بات میں قرآن وحدیث کی رٹ لگائیں گے کہ کہیں منافقت بے نقاب نہ ہو جائے

(8)۔ یہ منافقین اپنے مولویوں کے بارے میں کوئی سست لفظ برداشت نہیں کرتے لیکن بڑی جرات اور بیباکی کے ساتھ اللہ رب العزت اور محبوبان خدا کی شان میں بکواس کریں گے اگر یہ لوگ خالق کائنات اور اس ذات اقدس کے پیاروں کا ادب واحترام عشق پیار اور محبت اپنے دل میں نہیں رکھتے تو مسلمان کا فرض ہے کہ اپنے دل میں ان خبیث فطرت عیاروں کیلئے کوئی نرم گوشہ نہ رکھیں

(9)۔ دیوبندیوں وہابیوں نے تبلیغی نصاب میں سے فضائل درود شریف کا حصہ نکال دیا ہے اس لیے کہ پہلے پہل مسلمانوں کو پھنسانے کے لئے فضائل درود شریف کی ضرورت تھی اب منافقانہ

چال کامیاب ہوگئی ہے لہذا اسکی ضرورت نہیں رہی مسلمانوں غور کرو ان منافقین نے تبلیغی نصاب سے فضائل درود شریف نکال دیے لیکن آج تک اپنی کتابوں سے کفریہ عبارات نکالنے کی توفیق نہیں ہوئی بلکہ بدستور ان کی اشاعت جاری ہے اور تاویلیں کر کے انہیں اسلام کی عظیم خدمت گردانتے ہیں۔

جو لوگ درود شریف کے بغیر اپنا تبلیغی نصاب مکمل سمجھتے ہیں ان کی عبادت بھی ایسی ہی بے روح بے جان یعنی درود شریف کی برکتوں سے خالی ہے جسطرح اس منحوس ٹولہ نے اپنے نصاب میں سے درود شریف کو نکالا ہے اسی طرح انہیں مسلمانوں کی جماعت سے خارج سمجھے اور اپنی عبادت گاہوں سے نکال باہر کیجیے۔

(10)۔ حضرت سائب رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نماز کی حالت میں قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوکا۔ حضور علیہ الصوۃ والسلام دیکھ رہے تھے۔ آپ نے اس کی قوم کو فرمایا' جب وہ فارغ ہوا کہ یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے۔ (یعنی اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو) جب اس کے بعد وہ پھر جماعت کرانے لگا تو لوگوں نے منع کیا اور حضور علیہ الصلو ۃ والسلام کا ارشاد اسے سنایا۔ تو اس نے حضور کریم ﷺ کے پاس ذکر کیا تو حضور علیہ الصلو ۃ والسلام نے فرمایا ''' ہاں میں نے منع کیا ہے کہ تو نے (قبلہ کی طرف تھوک کر) اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے

(مشکوۃ شریف صفحہ 63)

جب حضور علیہ الصلو ۃ والسلام نے قبلہ شریف کی اتنی بے ادبی کے سبب نماز کی امامت سے روک دیا تو جو لوگ سر سے لیکر پاؤں تک بے ادب ہوں' ان کے پیچھے نماز کی اجازت کس طرح ہو سکتی ہے؟ یہ بدعقیدہ لوگ اہل ہوا و ہوس ہیں۔ ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھنا چاہیے۔

حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی فتوی ہے۔ چنانچہ فتح القدیر کے صفحہ 146 جلد اول میں لکھا ہے۔

«روی محمد عن ابی حنیفه وابی یوسف ان الصلوۃ خلف اهل اهوا لا یجوز» **ترجمہ:** یعنی امام محمد نے امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف سے روایت کی ہے کہ اہل اہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں

«عن محمد بن سیرین قال ان هذا العلم دین فانظر واعن من تاخذون دینکم» ۔ (مسلم شریف جلد 1 صفحہ 11) **ترجمہ:** ۔حضرت محمد بن سیرین (جلیل القدر تابعی) فرماتے ہیں ۔ (قرآن وحدیث کا) علم ہی دین ہے ۔پس جس سے تم دین حاصل کرو اس کے متعلق خوب پڑتال کرلو (یعنی خوب تحقیق کرلو) کہ جس سے تم تعلیم حاصل کر رہے ہو وہ خود بے دین تو نہیں ۔معلوم ہوا کہ کسی بیدین سے تعلیم حاصل نہیں کرنی چاہیے۔

عن ابی سعید الخدری انه قال سمعت رسول الله ﷺ یقول یخرج فیکم قوم تحقرون صلوتکم مع صلوتهم وصیامکم مع صیامهم و عملکم مع عملهم و یقرءون القرآن لا یجاوز حناجرهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیه . (بخاری شریف جلد 2 صفحہ 257)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں (یعنی مسلمانوں میں) ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی' تم ان کی نمازوں کے مقابلہ میں اپنی نمازوں کو' ان کے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو' ان کے دیگر اعمال کے مقابلے میں اپنے اعمال کو حقیر جانو گے ۔اور وہ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن قرآن مجید ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا ۔(یعنی زبان پر قرآن پاک ہوگا مگر ان کے دل قرآن کریم کی تاثیر سے خالی ہوں گے ۔) وہ دین سے اسطرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے ان دو حدیثوں کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ دینی تعلیم بھی صحیح العقیدہ سے حاصل کی ہوئی فائدہ دے گی......جو........ما انا علیه واصحابی کا مصداق ہو.......... جو.........آئمہ دین' علمائے

ربانی 'مسلم مشائخ طریقت اور متاخرین علمائے دین میں سے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی 'امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی 'اعلیحضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی محدث اعظم حضرت مولانا محمد سردار احمد اور شیخ الاسلام ولی المسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمہم اللہ المولی تعالیٰ کے مسلک حقہ پر ہو۔

حزب الرسول کے نام

اللہ تجھے عشق نبی ذوق فنا دے / ناموس رسالت پہ تو کونین لٹا دے
توپوں سے اڑا دے نہ تفنگوں سے مٹا دے / ہاں قوت ایمان سے ہر سر کو جھکا دے
اٹھ خواب سے بیدار ہو اے شیر بریلی / بت خانہ دیوبند کی بنیاد ہلا دے
اب وقت ہے اے فاتح خیبر کے فدائی / اس عہد کے مرحب کو ذرا آنکھ دکھا دے
پتھر کے عوض پھول بکھیرو مرے ہمدم / گالی سے تواضع کرے کوئی تو دعا دے
ہم عظمت اسلام کا لہرائیں گے جھنڈا / ویرانوں میں صحراؤں میں جا کر یہ صدا دے
اسلام کے غدار' وہ مکی ہوں کہ مدنی / لے درہ فاروق انہیں خوب سزا دے
لائے ہیں نیا جال یہ مذہب کے شکاری / اس جال میں خود ان کی ہی امت کو پھنسا دے
طوفان کی مانند تو کونین پہ چھا جا / رستے میں چٹانیں اگر آئیں تو ہٹا دے
میں بادہ توحید سے سرمست ہوں ساقی / ہاں اور ذرا اور ذرا اور پلا دے

یہ عشق محمد ﷺ کا مریض ازلی ہے
حسان کو اللہ نہ داروئے شفا دے

(امیر البیان حسان' حیدری)

اختتامیہ

ان منافقین کے فکر و خیال پر آپ جتنا بھی غور فرمائیں گے اتنا ہی حیرت و استعجاب کے گہرے سمندروں میں اترتے ہی چلے جائیں گے۔ بظاہر تو یہ مردان پارسا کا قافلہ متوکلین کا گروہ، کھدر پوشوں کی سادہ لوح جماعت، عاجزی و انکساری میں۔ ڈوبی ہوئی مخلوق نظر آئے گی۔ لیکن جونہی آپ ذرا غوطہ زنی کریں گے تو دریا کی تہہ سے صدف و گوہر کی بجائے خزف ریزے اور شکستہ سفال کے علاوہ کچھ نہ ملے گا۔ اپنے دین و ایمان کو ان شکاریوں سے بچائیں۔ یہ سب پیٹ کے دھندے اور گمراہی کے پھندے ہیں۔

(1)۔ دیوبندی وہابی (2)۔ غیر مقلد وہابی (3) مجلس تحفظ ختم نبوت

(4)۔ تبلیغی جماعت (5)۔ مجلس احرار (6)۔ جمیعۃ علماء ہند کی شاخ جمیعۃ علماء اسلام

(7)۔ حزب اللہ (8)۔ اتحاد العلماء (9)۔ تنظیم اہلسنت (10)۔ اشاعت التوحید والسنۃ (11)۔ مودودی اسلامی جماعت (12)۔ خاکساری (13)۔ غلام خانی

(14)۔ نیچری (15)۔ قادیانی (16)۔ پرویزی (17)۔ انجمن سپاہ صحابہ

(18)۔ انجمن دفاع صحابہ (19)۔ چکڑالوی (20)۔ ندوی (21)۔ نیچری ملا طاہر

(22)۔ رافضیت (23)۔ خارجیت (24)۔ ناصبیت

(25)۔ تنظیم خدام اہلسنت بانی قاضی مظہر چکوال

(نوٹ):۔ منافقت نے یہ روپ ہمارے زمانے تک ان صورتوں سے دھارا ہے۔ نا معلوم آگے چل کر یہ کتنے رنگ بدلتی ہے۔ اس لیے کہ اس فرقہ نے دجال لعین کا ساتھ بھی دینا ہے۔ تفصیل، دلائل اور حوالہ جات کے لئے شیخ القرآن، محدث دوراں حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی مدظلہ کی کتاب ''ابلیس تا دیو بند'' کا مطالعہ کیجیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صراط مستقیم

از افادات عالیہ: شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''اور جب تو صراط مستقیم دیکھنا پسند کرے تو اپنے اسلاف کاملین کا مسلک دیکھ لے اور تو مرزائیوں، خارجیوں اور شیعہ شنیعہ کے فتنوں کے سرغنہ کی طرف ہرگز مائل نہ ہو۔ جو افضل صحابہ عادلوں کے امام اصحاب حیا و ایمان کے سردار اور اولیا اللہ کے آقا رضی اللہ تعالی عنہم ومن اتبعھم الی یوم الدین کی خلافت کا انکار کرتے ہیں اور تو غیر مقلدین کی لغویات کی پرواہ نہ کر۔ وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ کی طرف مت دیکھ اور نہ ان کی طرف جو محبوب خدا ﷺ کی تعلیم کے بغیر قرآن فہمی کا دعوی کرتے ہیں اور اپنے آپ کو اہل قرآن کہتے ہیں۔''

(وصایا قمریہ مترجم صفحہ 978)

﴿إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَام﴾ (آل عمران:١٩)

اسلامی عقائد و معمولات قرآن و حدیث کی روشنی میں

اسلامی عقائد و معمولات

مؤلف

ڈاکٹر خان گل خان

ناشر

مکتبہ اہل السنۃ پبلی کیشنز گلی شاندار بیکرز منگلا روڈ دینہ

0321-7641096,0333-5833360

ادارے کی دیگر مطبوعات
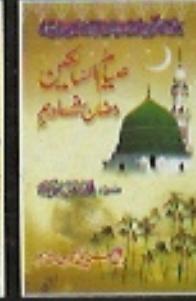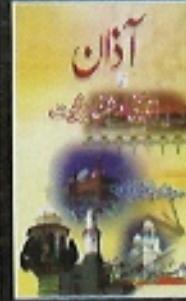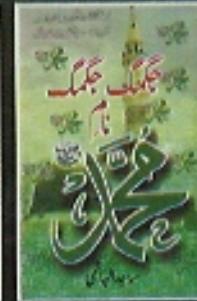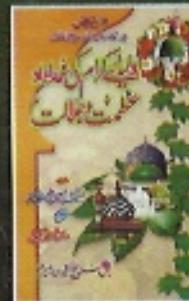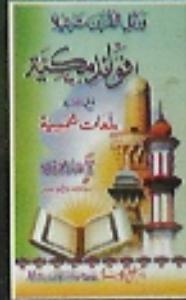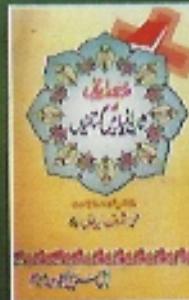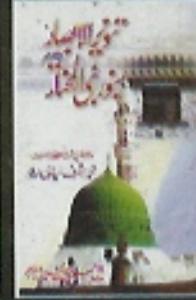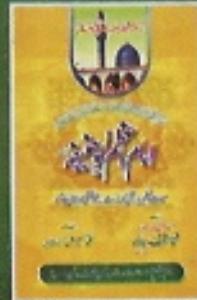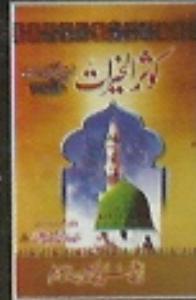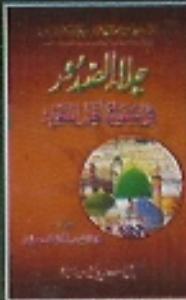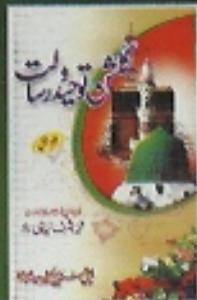
Printed By: M.Saghir Dina 0344-5751608, 0300-9536420

Phone: 0321-7641096